प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM
(Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com
نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن
ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 234 Sundday 31st Aug 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۳۴، مورخہ ۳۱/اگست ۲۰۲۵ء، بروز اتوار، ۳/ربیع الاول ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲/روپے، صفحات: ۴

جرنگے پاٹل کا ستارا-حیدرآباد گزٹ ماہرین کو کھلی بحث کی دعوت شندے

کمیٹی کی ثالثی ناکام، دوسرے دن بھی مظاہرین کا عزم مزید مضبوط

photos by: Imteyaz shaikh

ممبئی، 30 اگست (**ضمیر قاضی کی رپورٹ**) مراٹھا برادری کو او بی سی کوٹہ میں ریزرویشن دینے کے مطالبے کے ساتھ ممبئی کے آزاد میدان میں جاری بھوک ہڑتال کو پورے مہاراشٹر سے زبردست حمایت حاصل ہو رہی ہے۔ تحریک کے دوسرے دن بھی بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوئے، جس کے باعث جنوبی ممبئی مکمل طور پر مفلوج ہوگئی۔ اعلیٰ سطحی وفد اور منوج جرنگے پاٹل کے درمیان ہونے والی بات چیت میں کوئی حل نہ نکلنے کے باعث ان کا تحریک جاری رکھنے کا عزم مزید مضبوط ہو گیا ہے۔ جرنگے پاٹل نے ستاہرہ اور حیدرآباد گزٹ کا مطالعہ کرنے والے ماہرین کو اتوار کی صبح 10 بجے آزاد میدان میں کھلی بحث کے لیے آنے کی چیلنج بھری دعوت دی ہے۔ جرنگے پاٹل نے کہا، "گزشتہ چند دنوں میں کچھ ماہرین نے میرے ساتھ کچھ باتیں کیں، لیکن حکومت کے سامنے بیٹھ کر مکمل طور پر مختلف رویہ اپنایا۔ اس دوہرے رویے سے معاشرے میں کنفیوژن پھیل رہا ہے۔ لہٰذا، جو لوگ واقعی تاریخ اور دستاویزات کا گہرا مطالعہ کر چکے ہیں، وہ کھل کر اپنی رائے پیش کریں۔" مراٹھا ریزرویشن کے مطالبے میں ستاہرہ اور حیدرآباد گزٹ کا ذکر اہم ہے۔ جرنگے نے کہا کہ معاشرے کو غلط معلومات نہ ملے اور تحریک صحیح سمت میں آگے بڑھے، اس لیے وہ شفاف بحث کے لیے ماہرین کو بلا رہے ہیں۔ سرکاری وفد کی بات چیت بے نتیجہ ہفتے کے روز ریاستی حکومت کی جانب سے بھیجے گئے وفد اور جرنگے پاٹل کے درمیان ہونے والی ملاقات بے نتیجہ رہی۔ سابق منڈل کمشنر وجے سوریہ ونشی اور سابق جج شندے نے جرنگے سے ملاقات کر کے تحریک واپس لینے کی اپیل کی۔ تاہم، جرنگے' سگے-سوئرے' سمیت او بی سی کوٹہ میں مراٹھا برادری کو مکمل ریزرویشن دینے کے مطالبے پر ڈٹ گئے۔ حکومت نے مظاہرین پر درج غیر سنگین مقدمات واپس لینے کی مثبت پیشکش کی ہے۔ اس کے علاوہ، ریزرویشن کے لیے جان دینے والے 53 مظاہرین میں سے 23 اہل افراد کو مہاراشٹر اسٹیٹ ٹرانسپورٹ کارپوریشن میں نوکری دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ حیدرآباد گزٹ کی تاریخی اندراجات پر بھی بات چیت ہوئی۔ جرنگے نے دعویٰ کیا کہ مراٹھواڑہ کی مراٹھا برادری کنبی ہے۔ تاہم، وفد کوئی حل نکالے بغیر واپس لوٹ گیا۔ سابق جج شندے نے کہا کہ جرنگے کے مطالبات کابینہ کے سامنے رکھے جائیں گے، جس کے بعد حتمی فیصلہ کیا جائے گا۔ سہولیات کی کمی پر مظاہرین برہم آزاد میدان میں جمع مراٹھا مظاہرین کو بنیادی سہولیات نہ ملنے پر ہفتے کی صبح شدید غم و غصہ دیکھا گیا۔ مظاہرین نے ممبئی میونسپل کارپوریشن کے مرکزی دفتر کے سامنے نیم عریاں حالت میں دھرنا دے کر حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔ اس سے جنوبی ممبئی کی ٹریفک سسٹم تقریباً چار گھنٹوں تک بند رہی۔ جے جے فلائی اوور اور میٹرو سے آنے والی تمام گاڑیاں جام میں پھنس گئیں۔ جرنگے پاٹل کی اپیل پر مظاہرین نے راستہ خالی کیا۔ کچھ مظاہرین نے بال کاٹ کر اور سیلفی پوائنٹ پر نہا کر احتجاج کیا۔ کئی لوگوں نے جہانگیر آرٹ گیلری اور سی ایس ٹی اسٹیشن پر نعرے بازی کی۔ وزارت، قانون ساز اسمبلی کی طرف ٹریفک بند مراٹھا مظاہرین جنوبی ممبئی میں کئی مقامات پر گروہوں کی شکل میں گھوم رہے ہیں۔ انہوں نے وزارت، قانون ساز اسمبلی، اور گیٹ وے آف انڈیا کی طرف مارچ کیا۔ وزارت میں غیر مجاز داخلے کے خدشے کے پیش نظر حکومت نے ان علاقوں کی طرف جانے والے تمام راستوں کو بیریکیڈز لگا کر بند کر دیا۔ یہاں بھاری پولیس نفری تعینات ہے اور صرف شناختی کارڈ کی جانچ کے بعد ہی لوگوں کو داخلے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ ہفتے کو بھی مظاہرین نے ان مقامات پر جمع ہو کر نعرے بازی کی۔ تحریک کو روزانہ اجازت ممبئی پولیس نے مراٹھا مظاہرین کو صرف جمعہ کے لیے تحریک کی اجازت دی تھی۔ تاہم، جرنگے پاٹل مطالبات پورے ہونے تک پیچھے نہ ہٹنے پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اس لیے پولیس نے اتوار کے لیے بھی تحریک کی اجازت دے دی ہے۔ مراٹھا تحریک کے رابطہ کار ویریندر پوار نے کہا، "جب تک تحریک واپس نہیں لی جاتی، ہم روزانہ پولیس سے اجازت مانگتے رہیں گے۔"

نوفل یونانی سینٹر اور نوفل ہربل فارمیسی کا آج افتتاح

بیڑ، 30 اگست: (نمائندہ) شہر کے عوام کے لیے صحت خدمات کے میدان میں ایک نیا باب جڑنے جا رہا ہے۔ نوفل یونانی سینٹر اور نوفل ہربل فارمیسی کا افتتاح آج 31 اگست 2025، اتوار کو منعقد کیا گیا ہے۔ یہ پروگرام صبح 11 بجے، ڈاکٹر مبارک کلینکل، بارشی ناکہ، مومن پورہ بائی پاس کارنر، بیڑ پر منعقد ہوگا۔ اس موقع پر افتتاح کی رسم ڈاکٹر سید ارشاد احمد (پرنسپل، یونانی میڈیکل کالج اسپتال، کنڑ، اورنگ آباد) انجام دیں گے۔ پروگرام کے دوران شہر کے معزز علمائے کرام کی دعائیں اور رہنمائی بھی شامل ہوگی۔ خصوصی مہمانوں میں ڈاکٹر حکیم چاند پٹیل (DAMS)، جناب احمد شاہین شاہ، ڈاکٹر شیخ عیسیٰ، ڈاکٹر شیخ مبارک (DAMU, CCH,BHMS) اور ڈاکٹر نبیل ایم۔ شیخ (BUMS سابق یونانی میڈیکل آفیسر، سول اسپتال، بیڑ) موجود رہیں گے۔ یہ اہتمام حکیم محمد وسیم خان (پروپرائٹر۔ نوفل ہربل فارمیسی) کی قیادت میں کیا جا رہا ہے۔ منتظمین نے بیڑ اور اطراف کے تمام شہریوں سے اس مبارک موقع پر بڑی تعداد میں شریک ہو کر پروگرام کی رونق بڑھانے کی اپیل کی ہے۔

بہار: ۱۵/حلقوں میں ۶۷/ہزار 'ڈپلیکیٹ' ووٹرس!

انتخابات کسی بھی جمہوری نظام کی ریڑھ کی ہڈی سمجھے جاتے ہیں۔ ووٹ ہی وہ طاقت ہے جو عوام کو حکمراں منتخب کرنے کا حق دیتا ہے لیکن جب اسی ووٹ کی شفافیت اور اس کی ساکھ پر سوال اٹھنے لگیں تو یہ محض ایک تکنیکی یا انتظامی مسئلہ نہیں رہتا۔ بہار میں الیکشن کمیشن آف انڈیا کے خصوصی سروے کے نتائج اسی بحران کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ یہ کہانی ۲۰/سالہ انجلی کماری سے شروع ہوتی ہے۔ تریوینی گنج اسمبلی حلقے کی اس ووٹر کے پاس دو الگ ووٹر آئی ڈی ہیں۔ دونوں پر عمر، شوہر کا نام اور پتہ ایک جیسا ہے اور اندراج بھی ایک ہی پولنگ بوتھ پر کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ انجلی ایک ہی انتخاب میں دو مرتبہ ووٹ ڈال سکتی ہیں۔ بظاہر یہ ایک انفرادی غلطی معلوم ہوتی ہے، لیکن جب رپورٹرس کلیکٹیو نے ریاست کے ۱۵/ اسمبلی حلقوں کی فہرستوں کی باریک بینی سے جانچ کی تو معاملہ سنگین ہوگیا۔ انکشاف ہوا کہ صرف ان ۱۵/حلقوں میں ہی ۶۷/ہزار سے زائد مشکوک ووٹر اندراجات ہیں جن میں لوگ دو بار درج ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر حلقے میں اوسطاً ۴۵۰۰/کے قریب دہرے ووٹر موجود ہیں۔ اگر یہی تناسب پورے بہار پر لاگو کیا جائے تو تعداد لاکھوں تک پہنچ سکتی ہے۔ رپورٹرس کلیکٹیو کی رپورٹ کے مطابق ۳۴/ہزار سے زائد کیس ایسے ہیں جہاں نام، رشتہ دار کا نام اور عمر تقریباً ایک جیسا ہے۔ یہ سب سے مضبوط کیس ہیں کہ ایک ہی شخص کو دو بار درج کیا گیا ہے۔ تقریباً ۱۴/ہزار کیسیز میں عمر کا فرق ۵/تا ۱۰/سال ہے لیکن باقی تفصیلات ایک جیسی ہیں۔ ۱۹/ہزار کیسیز میں نام اور رشتہ دار کا نام تو بالکل ایک ہیں مگر عمر کا فرق ۱۰/سال یا اس سے زائد ہے۔ یہ نسبتاً کمزور کیسیز ہیں لیکن پھر بھی مشکوک ہیں۔ مثال کے طور پر لوکہا اسمبلی حلقہ میں انکت کمار کا اندراج دو بار ہوا ہے۔ والد کا نام اور بوتھ نمبر ایک ہی ہے مگر ووٹر آئی ڈی مختلف ہیں۔

مندر میں درشن کو پیدل جارہے 6 نوجوان کنٹینر سے کچل کر ہلاک

بیڑ، 30 اگست 2025 (نمائندہ): دھولے-سولاپور قومی شاہراہ پر بیڑ تعلقہ کے نامل گاؤں فاٹک کے قریب ہفتہ وار (30 اگست) کو صبح ساڑھے سات بجے کے قریب ایک دلخراش حادثہ پیش آیا۔ تیز رفتار کنٹینر نے چھ نوجوانوں کو کچل دیا، جس کے نتیجے میں چار کی موقع پر ہی موت ہوگئی جبکہ دو علاج کے دوران دم توڑ گئے۔ تمام ہلاک شدگان کی عمریں 25 سال سے کم ہونے کے باعث پورے علاقے میں گہرے رنج و غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ حادثہ کنٹینر کے ڈرائیور کو جھپکی لگنے کی وجہ سے ہوا۔ ہلاک شدگان میں دنیش دلیپ پوار (25 سالہ) ساکن ماولی نگر بیڑ، پون شیواجی جگتاپ (25 سالہ) ساکن امبیکا چوک بیڑ، انکیت روہیداس شندے (25 سالہ) ساکن شیدوڑ تعلقہ بیڑ، کیشور گلاب تور (20 سالہ) ساکن با بھولتارا تعلقہ گیورائی، آکاش ارجن کولسے ساکن ریلائنس پمپ ایریا بیڑ، اور وشال شری کسن کاکڑے (22 سالہ) ساکن شیکتا تعلقہ شیگاؤں شامل ہیں۔ یہ تمام چھ دوست ایک دوسرے کے ساتھ تھے اور پیدل پینڈ گاؤں میں ماروتی کے درشن کے لیے جا رہے تھے۔ بیڑ سے پینڈ گاؤں کا پیدل سفر کرتے ہوئے جب وہ نامل گاؤں کے قریب شاہراہ پر اوور برج عبور کر چکے تھے، تو پیچھے سے آتے تیز رفتار کنٹینر نے ان سب کو کچل دیا۔ موقع پر خون کی ندی بہہ گئی تھی۔ مقامی لوگوں نے فوری مدد کی اور زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا۔ اس حادثے میں چار نوجوانوں کی فوری موت ہوئی، جبکہ دو ضلعی ہسپتال میں علاج کے دوران چل بسے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی بیڑ دیہی پولیس موقع پر پہنچی اور کنٹینر کے دونوں ڈرائیوروں کو گرفتار کر لیا۔ حادثے کی وجہ سے کچھ دیر کے لیے شاہراہ پر ٹریفک جام ہوگیا، جسے پولیس نے بحال کیا۔ اس دلخراش واقعے نے پورے ضلع کو غم میں ڈبو دیا ہے۔ ہسپتال میں ہلاک شدگان کی لاشوں کی اطلاع ملتے ہی بڑی تعداد میں لوگ پہنچ گئے، اور متاثرہ خاندانوں کا غم و غصہ دیکھنے کو ملا۔

غزہ: ۲۳۳/اسلامی اسکالرز جاں بحق، ۸۰۰/سے زائد مساجد و ۳ چرچ تباہ، ۲۰/عیسائی فوت

غزہ: (ایجنسی) گزشتہ ۲۲ ماہ سے زائد عرصے سے غزہ میں جاری اسرائیل کی وحشیانہ جنگی کارروائیوں کے نتیجے میں محصور علاقے کی آبادی کو زبردست جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے جس میں مذہبی لیڈران کی اموات بھی شامل ہے۔ غزہ کے حکام کا کہنا ہے کہ ۷/اکتوبر سے اب تک اسرائیلی حملوں میں ۲۳۳ اسلامی اسکالرز، ائمہ اور مذہبی لیڈران اور زائد از ۲۰ فلسطینی عیسائی ہلاک ہو چکے ہیں، جبکہ پورے علاقے میں ۸۰۰ سے زائد مساجد اور تین گرجا گھر تباہ ہوئے ہیں۔ اسرائیل نے جان بوجھ کر شہریوں کو نشانہ بنانے سے انکار کیا ہے لیکن اعداد و شمار اس کے دعوے کی نفی کرتے ہیں۔ غزہ کی وزارت صحت اور میڈیا آفس کے مطابق، اسرائیل کی وحشیانہ کارروائیوں میں اب تک تقریباً ۶۳ ہزار فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے ہیں۔ فلسطین کی سرکاری نیوز ایجنسی 'وفا' کے مطابق، تقریباً ۱۱ ہزار فلسطینی تباہ شدہ گھروں کے ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اموات کی اصل تعداد کہیں زیادہ ہو سکتی ہے اور ممکنہ طور پر ۲ لاکھ سے تجاوز کر سکتی ہے۔ اسرائیلی فوج کی مسلسل اور بے لگام بمباری کی مہم نے غزہ پٹی کے آباد محلوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا ہے اور اس تباہی سے مذہبی مقامات بھی محفوظ نہیں ہیں۔ الجزیرہ کی رپورٹس کے مطابق، اسرائیل نے غزہ کے واحد کیتھولک چرچ کو بھی نشانہ بنایا ہے جبکہ فضائی حملوں میں "سینکڑوں مساجد کو بھی نقصان پہنچا یا وہ مکمل طور پر تباہ ہوگئیں۔" غزہ کے سرکاری میڈیا کے مطابق، ۸۲۸ مساجد مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہیں اور ۱۶۷ مساجد کو اسرائیلی حملوں سے شدید نقصان پہنچا ہے۔ جنگ کے دوران تین بڑے گرجا گھروں پر حملہ کیا گیا، جس میں سینٹ پورفائریس اور ہولی فیملی چرچ جیسی تاریخی عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا۔ غزہ کے میڈیا آفس کا کہنا ہے کہ مساجد اور گرجا گھروں پر حملے ایک "منظم پالیسی" کا حصہ ہیں جس کا مقصد "فلسطینی معاشرے کے روحانی اور اخلاقی ڈھانچے کو ختم کرنا ہے۔" مذہبی مقامات پر حملوں میں محصور علاقے کے کئی ممتاز علماء اکرام بھی شہید ہوئے ہیں۔ غزہ کی عظیم عمری مسجد اور المحبۃ مسجد کے امام شیخ وائل الزرد، جو القدس اوپن یونیورسٹی اور غزہ اسلامک یونیورسٹی میں پروفیسر کی خدمات بھی انجام دیتے تھے، اکتوبر ۲۰۲۳ء کے وسط میں اپنے گھر پر ہوئے ایک حملے میں شدید زخمی ہوئے اور دو دن بعد دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ یروشلم میں واقع مسجد الاقصیٰ کے سابق مبلغ اور غزہ کے سابق وزیر برائے مذہبی امور شیخ یوسف سلامہ ۱۳/دسمبر ۲۰۲۳ء کو اپنے گھر پر ہوئے حملے میں جاں بحق ہو گئے۔ مئی ۲۰۲۴ء میں اسلامی قانون کے معروف لیکچرر اور غزہ کے باشندوں کو صبر اور استقامت کا درس دینے کیلئے مشہور شیخ نائل مصران، ایک خیمے پر اسرائیلی حملے میں اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ شہید ہو گئے۔

الیکشن کمیشن پھر اپنی ہی حرکتوں سے مشکوک ہوگیا

بہار: الیکشن کمیشن آف انڈیا کا اعتبار ہر گزرتے دن کے ساتھ گھٹتا جا رہا ہے۔ اکثر اس کی وجہ اس کی اپنی حرکتیں ہیں۔ تازہ معاملہ آر ٹی آئی کے تحت پوچھے گئے کچھ سوالات کا ہے۔ معروف سماجی کارکن انجلی بھاردواج نے اپنے ایکس پوسٹ میں اس جانب توجہ مبذول کرائی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آر ٹی آئی کے تحت جب الیکشن کمیشن سے کچھ سوالات کئے گئے تو اس نے جواب دیا کہ ایسے کوئی دستاویز موجود نہیں جو ظاہر کر سکیں کہ کمیشن نے بہار میں "خصوصی نظر ثانی" کے معاملے میں کس طرح غور کیا اور پھر اسے کروانے کے حتمی فیصلے پر پہنچا۔ اسی طرح اس نے سپریم کورٹ میں داخل کئے گئے حلف نامہ میں دعویٰ کیا تھا کہ 'ایس آئی آر' کا فیصلہ عوام سے لی گئی آزادانہ رائے کے بعد کیا گیا، مگر جب الیکشن کمیشن سے اس کے دستاویز مانگے گئے تو جواب ملا کہ اس کا ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ اسی طرح کمیشن نے ایس آئی آر کا جواز پیش کرنے کیلئے ۲۰۰۳ء میں ہونے والی ووٹر لسٹ کی نظر ثانی کا حوالہ دیا تھا۔ اس سے جب ۲۰۰۳ء کی مذکورہ نظر ثانی کیلئے جاری کئے گئے حکم نامہ یا نوٹیفکیشن کی نقل مانگی گئی تو موجودہ ایس آئی آر کے نوٹیفکیشن کی نقل فراہم کر دی گئی۔ اس کا حوالہ دیتے ہوئے کانگریس نے کمیشن کو نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ "آر ٹی آئی پر الیکشن کمیشن نے جواب دیا ہے وہ الیکشن کمیشن کی شفافیت پر سنگین سوال کھڑے کرتا ہے۔" "الیکشن کمیشن کے آر ٹی آئی جوابات اور سپریم کورٹ میں اس کے دعوؤں میں تضاد کا حوالہ دیتے ہوئے کانگریس نے کہا ہے کہ "یہ جواب سپریم کورٹ میں داخل کئے گئے اس کے حلف ناموں سے متصادم ہیں۔"

مراٹھا تحریک کا جواب، ناگپور میں او بی سی سماج کی زنجیری بھوک ہڑتال

nhgpvr: او بی سی مہاسنگھ نے حسب اعلان سنیچر سے ناگپور کے سنویدھان چوک پر زنجیری بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ تنظیم کے قومی صدر ببن راؤ تائیواڑے کی قیادت میں یہ بھوک ہڑتال ممبئی میں منوج جرنگے کے احتجاج کا جواب ہے۔ منوج جرنگے او بی سی کوٹہ سے مراٹھا ریزرویشن کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جبکہ او بی سی سماج اس کے خلاف ہے۔ او بی سی مہاسنگھ کے لیڈروں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ او بی سی نے اپنے جائز حصے کے حصول کیلئے کئی دہائیوں تک جدوجہد کی ہے اور ان کے کوٹہ کو کم کرنے کی کسی بھی کوشش کی وہ سختی سے مخالفت کریں گے۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

بمباری، نسل کشی، قحط اور غزہ کی صبر آزما زندگی

خورشید عالم داؤد قاسمی

غزہ میں قحط:

غزہ کی انسانی صورت حال آج دنیا کے سامنے ایک المیہ کے طور پر کھڑی ہے۔ مختلف بین الاقوامی اداروں نے اپنے بیانوں اور رپورٹس میں واضح کیا ہے کہ قابض اسرائیل کے مسلسل محاصرے، پابندیوں اور وسائل کی بلاتعطل بندش کے نتیجے میں، غزہ میں قحط پیدا ہو چکا ہے۔ یہ قحط نہ صرف بنیادی انسانی ضروریات کی کمی کا سبب بن رہا ہے؛ بلکہ روزانہ متعدد فلسطینی شہریوں کی جان لے رہا ہے، جن میں معصوم بچے، بزرگ اور خواتین بھی شامل ہیں۔ اس حقیقت کے باوجود قابض اسرائیل اس المیے کو تسلیم کرنے سے گریز کر رہا ہے اور عالمی مطالبات اور انسانی حقوق کی رپورٹس کو نظر انداز کر رہا ہے۔ عالمی ادارے بار بار خبردار کر چکے ہیں کہ اگر امداد کی ترسیل کے حوالے سے فوری اور موثر اقدامات نہ کیے گئے؛ تو یہ انسانی المیہ نہ صرف شدت اختیار کرے گا؛ بلکہ خطے میں دیرپا انسانی بحران کو جنم دے گا۔

موت اور بھوک کے بیچ زندگی:

فلسطینی پناہ گزینوں کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی (انروا) کے سربراہ فلیپ لازارینی نے اپنی تازہ گفتگو میں کہا ہے کہ غزہ کے نہتے عوام کی زندگی اب محض دو انتہاؤں کے بیچ محدود ہو کر رہ گئی ہے: ایک طرف اسرائیلی فوج کی اندھی بمباری ہے جو ہر لمحہ موت بانٹ رہی ہے اور دوسری طرف اسرائیلی محاصرہ ہے جو بھوک، پیاس اور قحط کے ذریعے سسکتی ہوئی زندگی کو ختم کر رہا ہے۔ لازارینی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس" پر ایک بیان میں اس ہولناک صورت حال کو یوں بیان کیا: "غزہ میں کوئی جگہ محفوظ نہیں، کوئی انسان محفوظ نہیں۔" ان کے مطابق سات سو دن کا طویل عرصہ بیت جانے کے باوجود اسرائیلی جارحیت کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ روزانہ بے شمار بے قصور انسان شہید اور زخمی ہو رہے ہیں اور شہر کھنڈر میں بدلتے جا رہے ہیں۔ لازارینی کا کہنا تھا کہ انسانی جانوں کی یہ بے قدری اور مسلسل قتل و غارت اس تلخ حقیقت کی غمازی کرتی ہے کہ عالمی طاقتوں کی بے عملی اور مجرمانہ سکوت نے اسرائیل کو مزید ظلم ڈھانے کی کھلی چھوٹ دے دی ہے۔

بمباری، بھوک اور قحط کا حصار:

لازارینی نے کہا کہ غزہ میں ہسپتال، اسکول، پناہ گاہیں اور گھروں پر روزانہ بمباری کی جا رہی ہے۔ صحت کے کارکن، صحافی اور انسانی خدمت کے میدان میں کام کرنے والے افراد ایک ایسی تعداد میں نشانہ بن رہے ہیں جس کی مثال جدید تاریخ کی کسی اور جنگ میں نہیں ملتی۔ اس دعوے میں بہت حد تک سچائی ہے؛ کیوں کہ ابھی چند دنوں قبل، یعنی 25/اگست 2025 کو اسرائیلی قابض افواج نے اپنی درندگی کا ثبوت دیتے ہوئے، خان یونس کے النصر اسپتال پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں پندرہ فلسطینی عام شہری اور پانچ صحافی بیک وقت شہید ہوئے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سات اکتوبر 2023 سے اب تک غزہ میں 247 صحافیوں کو قتل کیا گیا ہے؛ جب کہ تقریباً پانچ سو صحافی زخمی ہوئے ہیں اور تقریباً 49 صحافیوں کو قابض اسرائیل اپنی حراست میں لے رکھا ہے۔

فوری اقدام کی ضرورت:

لازارینی نے زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ "فلسطینیوں کی زندگی اور ان کی شناخت پر ہونے والے اتنے سنگین حملوں کو کسی بھی صورت میں جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔" انھوں نے واضح کیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ دنیا صرف بیانات پر اکتفا نہ کرے؛ بلکہ عملی اقدام کرے، سیاسی جرات کا مظاہرہ کرے اور اس زمینی جہنم کو ختم کرنے کے لیے ٹھوس قدم اٹھائے۔ انھوں نے اپنے بیان کے اختتام پر عالمی برادری سے فوری فائر بندی کے مطالبے کے ساتھ ساتھ یہ اپیل بھی کی کہ ان مجرموں کو عالمی عدالت میں جوابدہ بنایا جائے جو نہتے انسانوں کے خلاف یہ ہولناک جرائم کر رہے ہیں۔

قحط کا دائرہ بڑھ رہا ہے:

ہم نے اوپر کی سطروں میں انروا کے باہمت اور حوصلہ مند سربراہ فلیپ لازارینی کا بیان پیش کیا ہے۔ اب دوسری جانب اقوام متحدہ کے دفتر برائے انسانی امور کی ترجمان اولگا چیریکلو کا بیان بھی ملاحظہ فرمائیں۔ انھوں نے سخت خدشات کا اظہار کیا ہے کہ قابض اسرائیل کے مسلسل محاصرے اور منظم بھوک کی پالیسی کے نتیجے میں، غزہ میں قحط تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارے "آئی پی سی" کی تازہ رپورٹ کے مطابق غزہ شہر میں قحط کی موجودگی واضح طور پر نظر آ رہی ہے۔ اندیشہ ہے کہ اگر حالات جوں کے توں رہے؛ تو ستمبر کے آخر تک اس کا دائرہ دیر البلح اور خان یونس تک پھیل جائے گا، جس سے لاکھوں مزید زندگیاں شدید خطرے میں پڑ جائیں گی۔

قحط روکنے کا واحد راستہ فوری اور وسیع امداد:

ترجمان نے مزید کہا ہے کہ یہ نتائج ہمارے لیے حیران کن نہیں ہیں؛ کیوں کہ ہم کئی مہینوں سے اس خطرے کے بارے میں مسلسل متنبہ کر رہے تھے۔ اگر حالات جوں کے توں رہے اور کوئی عملی اقدام نہ کیا گیا؛ تو صورت حال مزید بھیانک اور ہولناک شکل اختیار کرلے گی۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ قحط کو روکنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ فوری طور پر بڑے پیمانے پر امدادی سامان غزہ کے شہریوں تک پہنچایا جائے۔ اس مقصد کے لیے تمام رکاوٹیں دور کی جائیں اور ایک محفوظ، باقاعدہ اور پائیدار راستہ فراہم کیا جائے؛ تاکہ امداد براہ راست مظلوم عوام تک پہنچ سکے اور ان کی زندگیوں کو بچایا جا سکے۔

غزہ کے عوام کا صبر و استقامت:

غزہ کے عوام، ان ہولناک اور غیر انسانی حالات کے باوجود، صبر، حوصلے اور ثابت قدمی کی ایسی مثال قائم کر رہے ہیں جو دنیا کے لیے ایک سبق ہے۔ بمباری، محاصرہ، قحط اور بنیادی سہولیات کی شدید کمی کے باوجود نہتے شہری اپنے گھروں، اپنے بچوں اور اپنی زمین کے ساتھ وفاداری اور عزم کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ان کا صبر و استقامت نہ صرف ذاتی اور کمیونٹی کی طاقت کی عکاس ہے؛ بلکہ انسانی وقار، اخلاق اور انصاف کے اصولوں کا بھی عملی اظہار ہے۔ مگر عالمی برادری اور قابض قوتوں کے لیے یہ واضح ہو جانا چاہیے کہ یہ صبر اور تحمل ایک حد تک ہے۔ اگر ان مظلوم عوام کے صبر کا زیادہ اور مسلسل امتحان لیا گیا؛ تو یہ صبر ٹوٹ سکتا ہے اور انسانی المیہ ناقابل تصور حد تک بڑھ سکتا ہے۔ اس لیے عالمی برادری پر یہ اخلاقی، قانونی اور انسانی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بروقت اور موثر اقدامات کرے، فوری امداد پہنچائے اور فلسطینی شہریوں کے بنیادی حقوق اور جان و مال کی حفاظت کو یقینی بنائے۔ یہ صبر فلسطینی عوام کی داخلی طاقت اور حوصلے کی علامت ہے اور ساتھ ہی دنیا کے لیے ایک پکار ہے کہ انصاف، انسانی حقوق اور عالمی قوانین کا احترام کیا جائے۔ ان کے حوصلے اور صبر کا احترام کرنا صرف انسانی فطرت کی ضرورت نہیں؛ بلکہ عالمی امن اور انسانی وقار کی حفاظت کا لازمی تقاضا بھی ہے۔

غزہ کی پکار اور عالمی ضمیر کی آزمائش:

غزہ میں فلسطینی عوام کا المیہ صرف ایک علاقائی تنازعہ نہیں؛ بلکہ انسانی تاریخ کی سب سے بڑی آزمائشوں میں سے ایک ہے۔ قابض اسرائیل کی مسلسل بمباری، محاصرہ، بھوک اور قحط نے لاکھوں نہتے شہریوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ ان شہریوں میں معصوم بچے، بزرگ اور خواتین بھی شامل ہیں۔ ہر دن، ہر لمحہ ان کی زندگی کی قیمت انسانی بے حسی اور عالمی خاموشی کے سامنے کھو جاتی ہے۔ اقوام متحدہ، عالمی ادارے اور انسانی حقوق کے محافظ جو آواز بلند کر رہے ہیں، وہ محض اعداد و شمار نہیں؛ بلکہ انسانی جانوں کی پکار ہے۔ اب وقت آ چکا ہے کہ عالمی برادری صرف الفاظ اور بیانات پر اکتفا نہ کرے؛ بلکہ عملی اقدامات کرے۔ عملی اقدامات یہ ہوں گے کہ فوری فائر بندی، بلا رکاوٹ امدادی سامان کی ترسیل اور ان تمام مجرموں کو عالمی عدالت میں جوابدہ بنانا جائے جنھوں نے یہ ظلم روا رکھا۔ فلسطینی عوام نہ صرف مظلوم ہیں؛ بلکہ صبر، حوصلے اور انسانی وقار کی بہترین مثال بھی ہیں۔ ان کی زندگیوں کی حفاظت، ان کے بنیادی حقوق کی فراہمی اور ان کی شناخت کا احترام ہر انسان، ہر ملک اور ہر عالمی ادارے کی اخلاقی و قانونی ذمہ داری ہے۔ اگر عالمی برادری بروقت اور موثر اقدام نہیں کرتی ہے؛ تو غزہ کا یہ المیہ انسانی تاریخ میں ایک اور تاریک اور ناقابل معافی باب کے طور پر رقم ہو جائے گا۔ غزہ کی پکار صرف فلسطینیوں کی نہیں؛ بلکہ پوری انسانیت کی ہے اور اس پکار کا جواب دینا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

جشن ولادت مصطفیٰ ﷺ ایسا کام نہ کریں جس سے حقوق العباد ضائع ہوں

حافظ افتخار احمد قادری برکاتی

ربیع الاول اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ہے۔ جو فضیلتوں اور سعادتوں کا مجموعہ ہے۔ کیونکہ وہ ذات پاک جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا وہ عظمتوں والے نبی، خاتم النبیین ﷺ اسی مبارک مہینے میں دنیا میں تشریف لائے اور ہمیں وہ سب فضیلتیں اور سعادتیں نبی کریم ﷺ کی ولادت کے صدقے نصیب ہوئیں۔ حضرت سیدنا امام زکریا بن محمد بن محمود قزوینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ وہ مبارک مہینہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ کے وجود مسعود کے صدقے دنیا والوں پر بھلائیوں اور سعادتوں کے دروازے کھول دیئے ہیں، اسی مہینے کی بارہ تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی۔

ربیع موسم بہار یعنی سردی اور گرمی کے درمیان کے موسم کو کہتے ہیں۔ اہل عرب موسم بہار کے شروع کے زمانے کو ربیع الاول کہتے تھے، اس میں کھمبی اور پھول پیدا ہوتے تھے اور جس وقت پھلوں کی پیداوار ہوتی تو ان دنوں کو ربیع الآخر کہتے تھے۔ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو صفر کے بعد والے دو مہینوں کو انہی دو موسموں کے ناموں پر ربیع الاول اور ربیع الآخر کا نام دیا گیا۔ یقیناً نبی کریم ﷺ دنیا میں تشریف نہ لاتے تو کوئی عید عید نہ ہوتی اور نہ کوئی شب شب برات ہوتی بلکہ کون و مکاں کی تمام تر رونق اور شان اس جان جہان محبوب رحمٰن ﷺ کے قدموں کی دھول کا صدقہ ہے۔

نبی کریم ﷺ کی ولادت کا دن پیر شریف ہونے کے ساتھ یہ دن اور بھی کئی وجوہات کی وجہ سے اہم ہے۔ علمائے کرام نے اس بات کو واضح الفاظ میں تحریر فرمایا کہ جس رات نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی وہ شب قدر سے بھی افضل ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: بیشک سرور عالم ﷺ کی ولادت کی رات شب قدر سے بھی افضل ہے۔ نبی کریم ﷺ کی محبت ایمان کی بنیاد ہے اور محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ محبوب کا کثرت سے ذکر کیا جائے۔ روایت میں ہے "جو کسی سے محبت کرتا ہے اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے" یوں تو سارا سال ہی ہمیں نبی کریم ﷺ کا ذکر خیر کرنا اور اپنے قول و فعل کے ذریعے آپ ﷺ سے محبت کا اظہار کرنا چاہئے لیکن بالخصوص ربیع الاول میں اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کے شکرانے کے طور پر ذکر حبیب ﷺ کی کثرت کرنی چاہئے اور اس ذکر کے کئی طریقے ہیں مثلاً نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنا، نعت شریف پڑھنا، آپ ﷺ کی شان و عظمت بیان کرنا، محفل میلاد کرنا اور اس میں شریک ہونا وغیرہ ذکر رسول ﷺ ہیں۔ لہٰذا! ربیع الاول میں یہ تمام چیزیں ہمارے معمولات میں شامل ہونی چاہئیں۔

جشن ولادت کی خوشی میں مسجدوں، گھروں، دکانوں اور سواریوں پر نیز اپنے محلے میں بھی سر سبز پرچم لہرائیے، خوب چراغاں کیجئے۔ جشن ولادت کی خوشی میں بعض جگہ گانے باجے بجائے جاتے ہیں، ایسا کرنا شرعاً گناہ ہے۔ نعت پاک بیشک چلائیے مگر دھیمی آواز میں اور اس احتیاط کے ساتھ کہ کسی عبادت کرنے والے، سوتے ہوئے یا مریض وغیرہ کو تکلیف نہ ہو نیز اذان و اوقات نماز کی بھی رعایت کیجئے۔ گلی یا سڑک وغیرہ پر اس طرح سجاوٹ کرنا، پرچم لگانا جس سے راستہ چلنے اور گاڑی چلانے والے مسلمانوں کو تکلیف ہو ناجائز ہے۔ چراغاں دیکھنے کیلئے عورتوں کا اجنبی مردوں میں بے پردہ نکلنا حرام و شرمناک نیز باپردہ عورتوں کا بھی مروجہ انداز میں مردوں میں گھل مل جانا انتہائی افسوسناک ہے۔ نبی کریم ﷺ پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یوم ولادت مناتے رہے۔ آپ بھی یاد مصطفیٰ ﷺ میں بارہ ربیع الاول شریف کو روزہ رکھ لیجئے، گیارہ ربیع الاول کی شام کو ورنہ بارہویں شریف کی رات کو غسل کیجئے۔ ہو سکے تو عیدوں کی عید کی تعظیم کی نیت سے ضرورت کی تمام چیزیں نئی خرید لیجئے۔ جشن ولادت کی خوشی میں کوئی بھی ایسا کام مت کیجئے جس سے حقوق العباد ضائع ہوں۔ جلوس میں حتیٰ الامکان باوضو رہیں اور نماز باجماعت کی پابندی کا خیال رکھیں۔ اشتعال انگیز نعرے بازی پر وقار جلوس میلاد کو منتشر کر سکتی ہے، پر امن رہنے میں آپ کی اپنی بھلائی ہے۔ اس کے علاوہ کھانے کی چیزیں پھل وغیرہ تقسیم کرنے میں پھینکنے کی بجائے لوگوں کے ہاتھوں میں دیجئے، زمین پر گرنے بکھرنے اور قدموں تلے کچلنے سے ان کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

سنبھل فسادات رپورٹ: اکثریتی آبادی کی کمی کا دعویٰ، کس سازش کا نتیجہ

جاوید جمال الدین

سنبھل میں ہوئے نومبر 2024 کے احتجاج اور فسادات، جس میں پولیس فائرنگ سے 5 مسلمان لقمہ اجل بنے تھے، کی تحقیقات کرنے والے جوڈیشل پینل نے اپنی 400 صفحات پر مشتمل رپورٹ میں سنبھل میں ہونے والی "آبادیاتی تبدیلی" کے بارے میں خبردار کیا ہے اور "ہندو آبادی میں کمی" کو "فسادات، فرقہ وارانہ کشیدگی اور خوشامدانہ سیاست" سے جوڑنے کی کوشش کی۔ ابھی دو ہفتے قبل 15، اگست کو لال قلعہ کی فصیل سے قوم کو خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی آبادی میں تبدیلی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ اور دو روزہ قبل راشٹریہ سیوم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت نے بھی ڈیموگرافی کی بات اٹھائی ہے۔ یہ شوشہ نہیں بلکہ ایک سوچی اور سمجھی سازش کا نتیجہ ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو خفیہ رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے سروے کے دوران تشدد کی تحقیقات کیلئے ایک عدالت کے حکم پر یہ تحقیقاتی پینل تشکیل دیا گیا تھا۔ ریٹائرڈ جسٹس دیویندر کمار اروڑا کی قیادت میں اروند کمار جین اور امت موہن پرساد پر مشتمل پینل کی رپورٹ میں سنبھل میں ہندوؤں کی آبادی میں کمی واقع ہونے کا انکشاف کیا ہے، سنبھل میں فرقہ وارانہ تشدد کی مذکورہ رپورٹ پر اعتراض اٹھ رہا ہے۔ کیونکہ رپورٹ کو لیکن کر دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ملک کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش کے مرادآباد اور امروہہ قصبے کے درمیان واقع پرسکون شہر سنبھل گزشتہ دو سال سے بے چینی، خوف اور غیر یقینی کا شکار بن چکا ہے۔ اور اس کی وجہ شہر کی صدیوں پرانی شاہی جامع مسجد کو لے کر پیدا ہونے والا تنازع ہے۔ گزشتہ برسوں کے دوران اجودھیا میں منہدم کی جانے والی تاریخی بابری مسجد کی طرح مغل بادشاہ ظہیر الدین محمد بابر سے منسوب کی جانے والی اس مسجد کے اطراف اب پولیس فورس تعینات ہے۔ یہ ایک اونچے ٹیلے پر واقع ہے اور اسے سنبھل کی جامع مسجد کہا جاتا ہے۔ اس کا فن تعمیر اور ڈیزائن بابر سے پہلے کے لودھی حکمرانوں کے فن تعمیر سے زیادہ ملتا جلتا ہے۔ یہ تاریخی مسجد محکمہ آثار قدیمہ کی محفوظ تاریخی عمارات کے زمرے میں شامل ہے۔ یہاں ابتدا سے ہی نماز ادا کی جاتی رہی ہے۔ دوسری جانب محکمہ آثار قدیمہ آرکیالوجی سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) کے حکام نے سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے سروے سے متعلق مقامی عدالت میں اپنا جوابی بیان حلفی جمع کروایا ہے۔ اے ایس آئی کی نمائندگی کرنے والے ایڈوکیٹ وشنو کمار شرما نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ عدالت میں جمع کروائے گئے حلفیہ بیان میں اے ایس آئی نے مسجد میں غیر قانونی تعمیر کا دعویٰ کیا اور باقاعدہ معائنہ کے دوران مسائل کا سامنا کرنے کی بات کہی ہے۔ جبکہ اس معاملے میں اے ایس آئی کے ایک سینیئر افسر کا کہنا ہے کہ محکمہ نے جو کچھ کہنا تھا وہ بیان حلفی میں لکھا ہے۔ عدالت میں اے ایس آئی کی نمائندگی کرنے والے ایڈوکیٹ وشنو کمار شرما کا کہنا ہے کہ 29 نومبر کو انہوں نے اے ایس آئی کی جانب سے عدالت میں جوابی شکایت درج کرائی تھی۔ انہوں نے اپنے جواب میں ان تمام مسائل کے بارے میں لکھا ہے جو اے ایس آئی کو مسجد کا سروے کرتے ہوئے درپیش تھیں۔ مقامی افراد اور مسجد کمیٹی نے اے ایس آئی کو اندر جانے سے روکنے کی کوشش کی اور اس کے شواہد کے طور پر جمع کروائے گئے جواب میں مسجد کی پرانی تصاویر اور نئی تصاویر بھی شامل کی ہیں۔' اے ایس آئی کے مطابق جامع مسجد کو 1920 میں محکمہ آثار قدیمہ کے تحت ایک محفوظ یادگار قرار دیا گیا تھا، لیکن اس کے بعد سے اس میں کئی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اے ایس آئی نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ مسجد میں کئی طرح کی 'غیر قانونی تعمیرات' ہوئی ہیں اور اس کی ذمہ دار مسجد انتظامیہ کمیٹی ہے۔ اے ایس آئی نے کہا ہے کہ مسجد کی سیڑھیوں کے دونوں اطراف سٹیل کی ریلنگ لگائی گئی ہے اور اس غیر قانونی سٹیل ریلنگ کے حوالے سے 19 جون 2018 کو ایف آئی آر درج کرائی گئی تھی۔ اس کے علاوہ اے ایس آئی نے مسجد میں کچھ اور غیر قانونی تعمیرات کا دعویٰ کیا ہے جن میں مسجد کے درمیان میں ایک تالاب پر پتھر وغیرہ لگا کر اس کی تزئین و آرائش کی گئی ہے۔ اسی طرح اے ایس آئی کا کہنا ہے کہ مرکزی دروازے سے مسجد کے اندر آنے والے فرش کو سرخ سینڈ سٹون، ماربل اور گرے نائٹ سٹون سے ڈھانپ دیا گیا ہے جس کی وجہ سے پرانا فرش دب گیا ہے۔ مسجد میں پلاسٹر آف پیرس کا استعمال کیا گیا ہے جس کی وجہ سے مسجد کی اصل شکل خراب ہو گئی ہے۔ جبکہ مسجد کے عقب میں بنائے گئے کمروں کو مسجد کمیٹی دکانوں کے طور پر کرایہ پر دے رہی ہے۔ اے ایس آئی نے اس بات پر بھی تشویش کا اظہار کیا کہ انتظامی کمیٹی کی جانب سے مسجد کے ڈھانچے میں تبدیلیاں غیر قانونی ہیں اور اسے روکا جانا چاہیے۔ اے ایس آئی نے عدالت کو بتایا کہ مسجد کی موجودہ حیثیت کا علم نہیں ہے کیونکہ مسجد کمیٹی کے ارکان اے ایس آئی اہلکاروں کو 'طویل عرصے سے' مسجد میں داخل ہونے سے روک رہے ہیں۔ اے ایس آئی نے واضح کیا کہ سروے ڈسٹرکٹ کورٹ کے حکم پر کیے گئے تھے۔ اس کے علاوہ اے ایس آئی کی ٹیم محفوظ یادگاروں کا باقاعدہ سروے یا معائنہ کرتی ہے۔ واضح رہے کہ فی الحال مسجد کی دیکھ بھال شاہی جامع مسجد کمیٹی کرتی ہے۔ شاہی جامع مسجد کمیٹی کے وکیل قاسم جمال کا کہنا ہے کہ ان کی آدھی سے زیادہ معلومات غلط ہیں، اگر اس میں ذرہ برابر بھی سچائی ہے تو یہ اے ایس آئی اور مسجد انتظامیہ کمیٹی کے درمیان معاملہ ہے۔ اس معاملے میں ان چیزوں کو لانے کا کیا مطلب ہے؟ 'غیر قانونی تعمیرات کے سوال پر قاسم جمال کا کہنا ہے کہ 'جہاں تک ریلنگ کا تعلق ہے تو اس میں تعمیرات کا کوئی مسئلہ نہیں، یہ ایک عارضی انتظام ہے جو لوگوں کی سہولت کے لیے ہے، اے ایس آئی کو کچھ غیر قانونی تعمیرات نظر آئیں تو انھیں شکایت کرنی چاہیے۔ اگر کوئی شکایت ہے تو ہم مقدمہ لڑیں گے۔' بتایا جاتا ہے کی 1976 میں یہاں کے امام کا قتل کر دیا تھا۔ اس واقعے کے بعد سے مسجد کے مرکزی دروازے کے پاس پولیس چوکی بنائی گئی جہاں ہمیشہ اہلکار تعینات رہتے ہیں۔ واضح رہے کہ 19 نومبر 2023 کو سنبھل میں کیلا دیوی مندر کے مہنت رشی راج مہاراج نے کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر مقامی عدالت میں ایک درخواست دائر کی تھی جس میں یہ موقف اپنایا تھا کہ مسجد کی جگہ ایک ہندو مندر قائم تھا جسے سنہ 1526 میں توڑ کر مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ انھوں نے اپنی درخواست میں یہ بھی دعویٰ کیا کہ سنبھل کی شاہی مسجد کی جگہ 'ہری ہر' نامی مندر ہے لہٰذا محکمہ آثار قدیمہ اس جگہ کا سروے کرے۔ یاد رہے کہ اجودھیا کی بابری مسجد کے بعد یہ پہلی مسجد نہیں ہے جس پر ہندو مندر ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے بنارس کی گیان واپی مسجد اور متھرا کی عیدگاہ پر بھی دعوے کیے جا چکے ہیں۔ اور پچھلے دنوں تو اجمیر کی درگاہ پر بھی مقدمہ کر دیا گیا تھا، لیکن اجمیر کے معاملہ میں حکومت کی مداخلت سے معاملہ نرم پڑ گیا۔ اس کے بعد 19 نومبر کو سول کورٹ نے سنبھل مسجد کے متعلق درخواست کی سماعت کے فوراً بعد ایک ایڈوکیٹ کمشنر مقرر کیا اور چند گھنٹوں کے اندر مسجد کا سروے بھی کر لیا گیا۔ مسجد کی انتظامیہ کمیٹی نے سروے میں اتنی جلد بازی پر سوال اٹھایا تھا، لیکن عدالت کے ذریعے مقرر کیے گئے ایڈوکیٹ سروے کمشنر رمیش سنگھ راگھو کا کہنا تھا کہ عدالت نے سروے کے لیے کوئی تاریخ اور وقت مقرر نہیں کیا تھا اور صرف رپورٹ جمع کرنے کے لیے 29 نومبر کی تاریخ مقرر کی تھی۔ جیسا سے پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ رپورٹ کو خفیہ رکھنے اور کئی متنازع باتیں پیش کرنے پر اعتراض کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں جوڈیشل پینل نے 1936 اور 2019 کے درمیان علاقے میں ہوئے کم از کم 15، فسادات، جن کے نتیجے میں 200 سے زائد ہلاکتیں ہوئیں، کے دستاویز جمع کئے اور نتیجہ اخذ کیا کہ سنبھل میں نہ صرف ہندو-مسلم جھڑپیں ہوئی ہیں بلکہ "غیر ملکی مسلمانوں (ترک) اور تبدیل شدہ ہندوؤں یعنی پٹھانوں کے درمیان بھی تنازعات ہوئے ہیں۔ پینل نے اپنی رپورٹ میں علاقے میں بار بار ہونے والی کشیدگی کا باعث، زیارت گاہوں اور کنوؤں پر ہوئی تعمیرات ※ کو قرار دیا۔ رپورٹ میں مقامی ہنگامے میں "جعلی کرنسی کی گردش سے وابستہ ایک گروہ کے سرغنہ" کی شمولیت کا بھی ذکر ہے۔ حیرت انگیز طور پر، پینل نے بتایا کہ "نومبر 2023 کے واقعے میں استعمال ہونے والے کئی ہتھیار غیر ملکی ساختہ تھے، جن میں سے بیشتر امریکہ سے درآمد کئے گئے تھے۔" رپورٹ کے منظر عام پر آنے کے بعد، یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس طرح کے ہتھیار سنبھل کیسے پہنچے۔ بی جے پی کے ترجمان راکیش ترپاٹھی نے بھی کہا ہے کہ جوڈیشل پینل کی رپورٹ اس بات کا ثبوت ہے کہ آبادیاتی تبدیلی ایک تلخ حقیقت ہے۔ "انہوں نے حسب معمول الزام لگایا کہ نہرو کے دور سے مذہبی ظلم و ستم اور خوشامدانہ پالیسیوں کی وجہ سے ہندو ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ حکومت اس انخلاء کو روکنے کے ساتھ ایسی پالیسی بھی بنائے گی جس کے تحت ایک منظم سازش کی وجہ سے چھوڑ کر جانے والے ہندوؤں کو واپس لایا جا سکے۔ سماج وادی پارٹی اور کانگریس نے بی جے پی پر ایک خفیہ رپورٹ کو منتخبہ طور پر لیک کرنے کا الزام لگایا تا کہ فرقہ وارانہ کشیدگی کو بھڑکایا جا سکے۔ پرنسپل سیکریٹری (داخلہ) سنجے پرساد نے اس بات کی تصدیق کی کہ حکومت جوڈیشل پینل کی رپورٹ کا مطالعہ کرے گی اور ضروری کارروائی کرے گی۔ نتائج کو ریاستی کابینہ اور اسمبلی کے سامنے باضابطہ طور پر پیش کئے جانے تک خفیہ رکھا جائے گا۔ اتر پردیش کے ضلع سنبھل میں 24 نومبر 2024 کو شاہی جامع مسجد میں سروے کے دوران ہونے والے ہنگامہ کی عدالتی رپورٹ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ کو پیش تو کر دی گئی ہے۔ یہ رپورٹ سنبھل جامع مسجد تنازعہ کی تحقیقات کے لیے قائم کئے گئے جوڈیشل کمیشن نے تیار کی۔ یوپی حکومت نے عدالتی کمیشن کا قیام الہ آباد ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جسٹس دیویندر کمار اروڑہ کی صدارت میں کیا۔

راہل گاندھی

ہند کے سارے خداؤں سے الجھ بیٹھا ہوں!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

سڑک سے سنسد تک ملک کی سیاست میں آج کل ایک نام بہت زیادہ لوگوں کی زبان پر ہے، جدھر نظر ڈالئے اسی کی گونج ہے بچوں سے لیکر بڑے بوڑھے کی زبان پر ایک ہی نام ہے، سوشل میڈیا کے تقریباً سارے پلیٹ فارم پر انکی تقریریں، ویڈیو اور تصویروں کی بھرمار ہے، ہوٹلوں، بازاروں گویا ہر جگہ ان ہی کا تذکرہ اور وہ نام ہے، قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کا وہ اسوقت بہار کی سرزمین پر ہیں، وہ لوگوں سے ملاقات اور روڈ شو کے ذریعے اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ گذشتہ سال بھی انھوں نے پورے ملک کا دورہ کیا۔ بھارت جوڑو یاترا اور بھارت جوڑو نیائے یاترا جیسے طویل روڈ شو کے ذریعے وہ اپنی بات ملک کے لوگوں تک پہونچاتے رہے، مختلف میدانوں کے ماہرین سے مل کر ملک کے مسائل کا حل تلاش کرتے رہے، وہ ہندوستان کی قد آور سیاسی تنظیم کانگریس کے سابق صدر اور گاندھی خاندان کی پانچویں پشت کے رہنما بھی ہیں۔ ان کی پیدائش 19 جون 1970ء کو ہوئی۔ جب وہ 14 سال کے تھے تو ان کی دادی اور اس وقت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی کا قتل ہو گیا۔ اس کے بعد 21 مئی 1991ء کو انتخابات کے دوران ہی ان کے والد راجیو گاندھی کا چنئی میں قتل ہو گیا۔ راہل گاندھی نے دہلی کے ماڈرن اسکول، دون اسکول اور پھر سینٹ اسٹیفن کالج میں تعلیم حاصل کی، اسکے بعد بیرون ملک سے علم معاشیات کی تعلیم حاصل کی۔ وہ پہلی بار 2004ء میں اپنے خاندان کی روایتی لوک سبھا سیٹ یوپی کے امیٹھی سے جیت کر پارلیمان پہنچے۔ سال 2007 میں کانگریس کے جنرل سکریٹری بنے۔ 2013ء میں پارٹی کے نائب صدر کے طور پر منتخب کیا گیا۔ 2017 میں انھیں کانگریس پارٹی کا صدر بنایا گیا لیکن 2019 کے انتخابات میں پارٹی کی تباہ کن کارکردگی کے بعد جولائی 2019ء کو انھوں نے منصب صدارت سے استعفیٰ دے دیا اور کسی غیر گاندھی خاندان کے شخص کے صدر بننے کی بات کہی تھی۔ استعفیٰ کے بعد جب وہ کانگریس کے باضابطہ رہنما نہیں رہے، انھوں نے دو پارلیمانی نشستوں پر بھی بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی، جن میں ریاست کیرالہ کے وایناڈ اور اتر پردیش کا حلقہ رائے بریلی شامل ہے۔ حکمراں طبقہ اکثر ایک غیر سنجیدہ سیاست داں کے طور پر انکا مذاق اڑاتا رہا ہے۔ لیکن تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ پچھلے دو تین سالوں میں انھوں نے ملک بھر میں دو طویل مارچ کیے جس نے ان کی اس شبیہ یا تصور کو ختم کرنے میں مدد کی۔ راہل گاندھی اسوقت ایک تاریخ رقم کر رہے ہیں، پورا میڈیا یا حکمراں، سیاسی پارٹیاں اور سرمایہ دار سب مل کر جس شخص کو گذشتہ دس سال سے "پپو" ثابت کرنے میں لگے رہے آج اس نے اکیلے سب کو بے نقاب کر کے رکھ دیا ہے، پورے سسٹم سے ٹکرا کر انھوں نے اپنی لیاقت و قیادت کو ثابت کیا اور منوایا ہے۔ راہل گاندھی کا ویژن شفاف ہے، وہ آئین کے مطابق تمام ہندوستانیوں کے لیے اچھا خواب دیکھ رہے ہیں اور انہیں زمین پر اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے نظریے میں ان کا دین ہے لیکن بھید بھاؤ اور نفرت نہیں ہے۔ وہ ملک کے دستور کی روح کو عملاً زمین پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ راہل گاندھی ایک ایسے لیڈر کے طور پر ابھرے ہیں جو کھل کر ہمیشہ آر ایس ایس کے نظریات اور اس کی پالیسی پر تنقید کرتے رہے ہیں، چند مہینے پہلے کانگریس کے نئے دفتر کے افتتاح کے موقع پر بھی انہوں نے آر ایس ایس کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا تھا کہ سنگھ پریوار اور بی جے پی نے ملک کے تمام آئینی اور جمہوری اداروں پر اپنے نظریہ کے افسروں کا قبضہ کرا دیا ہے، انھوں نے کانگریس اور آر ایس ایس کے مابین نظریاتی محاذ آرائی پر بھی زور دیا تھا، راہل گاندھی نہرو کے بعد کانگریس کے ایسے پہلے لیڈر ہیں جو اپنے نظریات میں کسی تذبذب کا شکار نہیں ہے وہ سنگھ پریوار کے نظریات کو نہرو کی طرح ملک کے لئے خطرہ مانتے ہیں اور نہرو کی طرح ہی وہ سنگھ کی بخیہ ادھیڑتے رہے ہیں، جو حکمراں طبقے کے لئے ناقابل برداشت اور بوکھلاہٹ کا سبب ہے، اب جبکہ حکومت، الیکشن کمیشن اور دیگر اداروں کے خلاف وہ مسلسل حق بیانی کر رہے ہیں اور انکی مکروہ سازشوں سے پردہ اٹھا رہے ہیں، اسکو تاریخ کے صفحات میں نمایاں الفاظ کے ساتھ لکھا جائے گا، بہار سے بلند ہونے والی یہ آواز کہ "راہل گاندھی کو ملک کا اگلا وزیر اعظم بنائیں گے" دیکھنا ہوگا۔

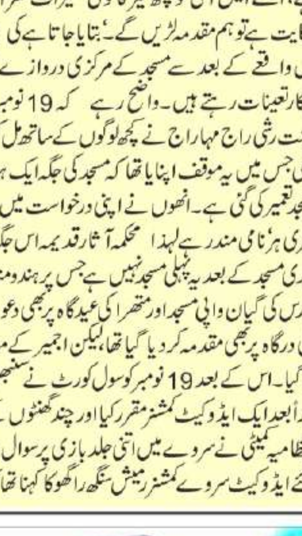

غزل

مجھ پہ طاری ہے کیسی وحشت یہ
جیسے اجڑا ہوا مزار ہوں میں
دہر کی شورشوں سے خائف کیا
آزمائش کا استعار ہوں میں
غم کے صحرا میں بھی رہی آباد
اشکِ خونیں کا جُوئے بار ہوں میں
موجِ طوفاں سے ٹوٹتی کب ہوں
بحر کی گہر گستار ہوں میں
زخم دل کے سجا کے رکھتی ہوں
عاشق صادقِ غمگسار ہوں میں
وقت کے دہر پر گواہ رہیں
درد کی قوتِ قرار ہوں میں
ہر سخن میں صدا ہے شبنم کی
درد کے بزم کی نگار ہوں میں

شبنم فاروق

غزل

اس بات پر کسی کو گماں ہو نہ سکے گا
تم سے کبھی بھی امن واماں ہو نہ سکے گا
مغرور ہو گئے ہو بہت اقتدار میں
تم سے بھلا کسی کا یہاں ہو نہ سکے گا
محرومیوں میں ڈوبا ہوا جتنا ہے سماں
غمگین اس سے اور سماں ہو نہ سکے گا
رہبر میں ہی کمی ہو اگر حوصلے کی تو
راہی میں پھر تو عزم جواں ہو نہ سکے گا
لڑتے رہیں مکیں جو اسی طرح دوستو
پھر تو الم سے پاک مکاں ہو نہ سکے گا
اختر زبان کھولو، کہو حال زار کچھ
چپ چاپ تو فسانہ بیاں ہو نہ سکے گا

شمیم اختر

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

پاکستانی فورسز نے خضدار میں مسافر وین کو روکا
چار افراد کو زبردستی لاپتہ کر دیا

خضدار: بلوچستان کے ضلع خضدار میں کشیدگی برقرار ہے، جہاں حب چوکی سے خضدار جانے والی وین سے مسافروں کے اغوا کے بعد جمعہ کو احتجاج دوسرے روز میں داخل ہوگیا۔ مظاہرین نے کوئٹہ کراچی شاہراہ زاوہ اور زہری کے قریب بلاک کردی جس سے سینکڑوں گاڑیاں پھنس گئیں۔ بلوچ یکجہتی کمیٹی (بی وائی سی) کے مطابق تین روز قبل فرنٹیئر کور کے اہلکاروں نے پیر عمر کے مقام پر وین کو روکا۔ خواتین اور بچوں کو گاڑی سے زبردستی باہر نکالا گیا جبکہ مرد مسافروں کو بھی ساتھ لے جایا گیا۔ لاپتہ افراد کی شناخت سراج ولد بشیر احمد، عمران ولد بشیر احمد زبیر، ممتاز احمد کا بیٹا؛ اور امتیاز، ممتاز احمد کا بیٹا کے نام سے ہوئی ہے۔ بی وائی سی نے کہا کہ خواتین کو گھنٹوں سڑک کے کنارے پھنسے رکھا گیا تھا اس سے پہلے کہ مقامی لوگوں نے خضدار شہر تک پہنچنے میں ان کی مدد کی۔ مردوں کے اہل خانہ نے، مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر، اگلے دن ان کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج کیا۔ جمعہ کو فرنٹیئر کور اور لیویز اہلکاروں نے مظاہرین کو منتشر کرنے کی کوشش میں مبینہ طور پر فائرنگ کی اور آنسو گیس کا استعمال کیا۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ دو افراد زخمی ہوئے، جبکہ خواتین کے ساتھ بدسلوکی کی گئی اور نوجوانوں کو زدوکوب کیا گیا۔ ایک مقامی بزرگ بابا فتح زہری نے فون پر صحافیوں کو بتایا کہ خضدار کے اسسٹنٹ کمشنر اور لیویز فورسز نے زبردستی ختم کرنے کی کوشش کی جسے انہوں نے پرامن دھرنا قرار دیا۔ انہوں نے زہری کے عوام سے اپیل کی کہ وہ خضدار انتظامیہ کی زیادتیوں" کے خلاف احتجاج میں زیادہ سے زیادہ شرکت کریں۔ لاپتہ افراد کے لواحقین نے اپنے پیاروں کی رہائی تک شاہراہ دستور پر دھرنا جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ اپنے بیان میں، بی وائی سی نے کہا کہ ان واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح پاکستانی ریاست نے بلوچستان کو ایک وسیع جیل میں تبدیل کر دیا ہے، جہاں روزانہ جبری گمشدگیاں ہوتی ہیں اور انسانی حقوق کو معمول کے مطابق پامال کیا جاتا ہے۔ اس نے بلوچ عوام پر زور دیا کہ وہ جبری گمشدگیوں اور ماورائے عدالت قتل کے خلاف آواز اٹھائیں، اور خبردار کیا کہ خاموشی صرف حکام کی حوصلہ افزائی کرے گی۔

بلوچستان بھر میں بی ایل اے کے حملوں میں آٹھ پاکستانی فوجی ہلاک

بلوچستان: بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) نے حالیہ دنوں میں بلوچستان کے کئی اضلاع میں آٹھ حملوں کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے کہا ہے کہ کم از کم آٹھ پاکستانی سکیورٹی اہلکار ہلاک اور کئی سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ جمعہ کو جاری کردہ ایک بیان میں بی ایل اے کے ترجمان جیئند بلوچ نے کہا کہ یہ کارروائیاں پنجگور، کچھی، کوئٹہ، جیوانی، خاران، بلیدہ اور دالبندین میں کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ گروپ کے جنگجو دیسی ساختہ دھماکہ خیز آلات (آئی ای ڈیز)، دستی بموں اور سکیورٹی قافلوں، پولیس گشت اور سپلائی گاڑیوں کو نشانہ بنانے کے لیے براہ راست حملوں کا استعمال کرتے تھے۔ پنجگور ضلع کے پاروم کے علاقے میں، بی ایل اے نے کہا کہ اس نے جمعرات کو فورسز کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول آئی ای ڈی سے ٹکرا دیا جب وہ ایک پوسٹ سے نکل رہی تھی، جس میں چھ اہلکار ہلاک ہوئے۔ گروپ نے کہا کہ گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی ہے۔ کچھی ضلع کے کولپور علاقے میں، گروپ نے دعویٰ کیا کہ اس نے ریلوے ٹریک کو صاف کرنے کے لیے کام کرنے والے بم ڈسپوزل اسکواڈ کو نشانہ بنایا، جس میں ایک فوجی ہلاک ہوگیا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اسی علاقے میں 28 اگست کو ایک الگ حملہ کیا گیا تھا، جس کی وجہ سے اس نے" جانی اور مالی نقصانات" کے طور پر بیان کیا تھا۔ کوئٹہ کے علاقے میاں غنڈی میں، بی ایل اے نے کہا کہ اس کے جنگجوؤں نے گشت پر مامور پولیس اہلکاروں کو مختصر وقت کے لیے حراست میں لیا اور انہیں چھوڑنے سے پہلے تین کلاشنکوف رائفلیں قبضے میں لے لیں۔ جیوانی، گوادر ضلع میں، گروپ نے کہا کہ اس نے ایک فوجی کیمپ پر دستی بم سے حملہ کیا۔ بی ایل اے نے 21 اگست کو خاران میں پاکستانی ایجنسیوں کے لیے مخبر کے طور پر کام کرنے والے ایک شخص کو قتل کرنے کی ذمہ داری بھی قبول کی تھی۔ 23 اگست کو، اس نے کہا کہ ضلع کیچ کے بلیدہ میں تین سپلائی ٹرک اور ایک کرین تباہ ہوگئی، اور دو اضافی سپلائی گاڑیوں کو دالبندین، چاغی ضلع میں آگ لگا دی گئی۔ بلوچ لبریشن آرمی بلوچستان کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ سرگرم آزادی کے حامی" مسلح گروپ ہے۔ یہ دو دہائیوں سے زیادہ عرصے سے مسلح بغاوت میں مصروف ہے۔ حالیہ برسوں میں، اس نے روایتی گوریلا حکمت عملی سے زیادہ مربوط، بڑے پیمانے پر آپریشنز کی طرف منتقل کیا ہے جو روایتی جنگ کے عناصر سے ملتے جلتے ہیں۔ اگست 2024 میں، گروپ نے آپریشن ہیروف" کا آغاز کیا، 14 اضلاع میں حملوں کی ایک مربوط لہر جس میں شاہراہوں، پولیس اسٹیشنوں اور فوجی اڈوں پر بیک وقت حملے شامل تھے۔ تجزیہ کاروں نے اسے بلوچ شورش کی تاریخ کی سب سے بڑی واحد مسلح کارروائی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے اس گروپ کے پاکستانی ریاست کے ساتھ مزید روایتی تصادم میں تنازعہ کو بڑھانے کے ارادے کا اشارہ ملتا ہے۔ اس کے بعد سے، بی ایل اے نے بڑی کارروائیوں کا ایک سلسلہ انجام دیا ہے، جس میں گھات لگانا، ناکہ بندی، قصبے پر قبضے اور سیکورٹی تنصیبات پر چھاپے شامل ہیں، جنہیں اس نے اگلے مرحلے کی تیاری کے لیے "فوجی مشقیں" قرار دیا ہے۔ اپنے تازہ بیان میں، گروپ نے کہا کہ "آپریشن ہیروف II اس بات کی نشاندہی کرے گا جسے وہ بلوچستان میں پاکستانی ریاستی کنٹرول کے خاتمے اور بلوچ خودمختاری کا آغاز قرار دیتا ہے۔

وزیراعظم مودی کے میک ان انڈیا کے تحت
الیکٹرانکس کی پیداوار میں 6 گنا اضافہ ہوا۔ اشونی ویشنو

نوئیڈا: الیکٹرانکس اور آئی ٹی کے مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان میں الیکٹرانکس کی تیاری میں چھ گنا اضافہ ہوا ہے اور وزیراعظم نریندر مودی کے میک ان انڈیا پروگرام کے تحت گزشتہ 11 سالوں میں برآمدات میں تقریباً آٹھ گنا اضافہ ہوا ہے۔ وہ نوئیڈا میں ملک کی پہلی موبائل فون ٹیمپرڈ گلاس مینوفیکچرنگ سہولت کے افتتاح کے موقع پر بول رہے تھے۔ وزیر نے کہا کہ یہ سنگ میل ایک مضبوط گھریلو الیکٹرانکس ماحولیاتی نظام کی تعمیر کے لیے ہندوستان کی مہم میں ایک اہم قدم ہے۔" چاہے وہ موبائل ہوں، لیپ ٹاپ، سرورز، راؤٹرز، یا دیگر ہارڈویئر پرزہ جات، ان سب کی تیاری ہندوستان میں شروع ہوچکی ہے۔ آج موبائل فون میں استعمال ہونے والے ٹمپرڈ گلاس کو بھی مقامی طور پر تیار کیا جائے گا۔ اب تک، یہ درآمد کیا جاتا تھا۔ نئی یونٹ کو ہندوستان کی خود انحصاری کے فروغ میں ایک پیش رفت قرار دیتے ہوئے، ویشنو نے مزید کہا،" یہ الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ ایکو سسٹم کو مضبوط کرنے میں ایک بڑا قدم ہے۔ میں نے ہمیشہ اس بات کو برقرار رکھا ہے کہ موبائل میں استعمال ہونے والے تمام اجزاء بشمول شیشے کو ہندوستان میں بنایا جانا چاہیے۔ اس سال کے آخر تک، کارننگ ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے موبائل کور شیشے کی ملک میں پیداوار شروع ہو جائے گی۔ ہمارا ہدف اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ کا ہر جزو ہندوستان میں بنایا جائے۔ نوئیڈا کی سہولت سے سالانہ تقریباً 5.2 کروڑ ٹمپرڈ گلاس یونٹ تیار کرنے کا امکان ہے، درآمدی انحصار کو کم کرنا اور الیکٹرانکس میں ہندوستان کی ویلیو چین کو مضبوط کرنا۔ وزیر نے روزگار پیدا کرنے میں صنعت کے بڑھتے ہوئے کردار پر بھی زور دیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ اس وقت ملک بھر میں تقریباً 5.2 ملین لوگوں کو ملازمتیں فراہم کرتی ہے۔ وشنو نے مزید کہا کہ قدم بہ قدم، ہندوستان میں قدر میں اضافہ ہو رہا ہے اور الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ ایکو سسٹم بنایا جا رہا ہے۔

مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے ٹیمپرڈ گلاس کے لیے
ہندوستان کے پہلے مینوفیکچرنگ پلانٹ کا افتتاح کیا

نوئیڈا: الیکٹرانکس اور آئی ٹی کے مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے ہفتہ کو نوئیڈا، اتر پردیش میں ٹیمپرڈ گلاس کے لئے ہندوستان کے پہلے مینوفیکچرنگ پلانٹ آپٹیمس انفرا کام لمیٹڈ کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے، مرکزی وزیر نے کہا کہ ہندوستان فون کے لیے ٹمپرڈ گلاسز درآمد کرتا رہا ہے، لیکن اس نئے پلانٹ کے افتتاح کے ساتھ، ملک تقریباً 5.2 کروڑ ٹمپرڈ گلاسز تیار کرے گا۔ انہوں نے وزیراعظم نریندر مودی کے میک ان انڈیا پروگرام کو پچھلے 11 سالوں میں ملک میں الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ میں اضافہ کا سہرا دیا۔ مرکزی وزیر وشنو نے کہا، پی ایم نریندر مودی کے میک ان انڈیا پروگرام کے تحت، ملک میں الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ میں پچھلے 11 سالوں میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا ہے۔ الیکٹرانکس کی پیداوار میں تقریباً چھ گنا اضافہ ہوا ہے۔ پچھلے 11 سالوں میں الیکٹرانکس کی برآمد میں تقریباً آٹھ گنا اضافہ ہوا ہے۔ چاہے وہ موبائل ہو، لیپ ٹاپ، سرورز، یا ہارڈ گن کے مختلف پرزوں، مینوفیکچرنگ کے تمام آلات اور مینوفیکچرنگ مشینیں ہیں۔ ہندوستان میں ایک ایک کر کے تمام اجزاء ہندوستان میں تیار ہونے لگے ہیں۔ موبائل فونز میں استعمال ہونے والے ٹمپرڈ گلاس کور، اس کے لیے ایک پلانٹ کا افتتاح کیا جا رہا ہے۔ اب تک، ٹیمپرڈ گلاس درآمد کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن اس پلانٹ کی تیاری کے ساتھ، بھارت میں تقریباً 5.2 کروڑ ٹیمپرڈ گلاس تیار کیے جائیں گے۔ مرکزی وزیر نے روشنی ڈالی کہ الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ سے ملک میں تقریباً 5.2 ملین لوگ ملازمت کرتے ہیں۔ ہندوستان میں قدم بہ قدم قدر میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہندوستان میں قدم بہ قدم ایک الیکٹرانکس ایکو سسٹم بنایا جا رہا ہے۔ اب تک، الیکٹرانکس مینوفیکچرنگ ملک میں تقریباً 5.2 ملین لوگوں کو روزگار دے رہی ہے۔ 28 اگست کو، مرکزی وزیر برائے اطلاعات و ٹکنالوجی اشونی ویشنو نے سانند، گجرات میں سی جی سیمی پرائیویٹ لمیٹڈ کی جدید آؤٹ سورسڈ سیمی کنڈکٹر اسمبلی اور ٹیسٹ (OSAT) سہولت کا افتتاح کیا۔ ویشنو نے یہ بھی اعلان کیا کہ وزیراعظم نریندر مودی اس سہولت پر تیار کردہ ملک کی پہلی چپ "جلد ہی" وقف کریں گے۔ وشنو نے کہا، سی جی پاور کی پائلٹ لائن کا آج یہاں افتتاح کیا گیا، اور بہت جلد، اس پائلٹ لائن سے تیار کردہ چپ وزیراعظم کے ذریعہ قوم کو وقف کر دی جائے گی۔

فلپائن کو بیجنگ کی ہراسانی کے درمیان ون چائنا
پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہیے۔ ایروِن ٹلفو

منیلا (فلپائن): کیا فلپائن سفارت کاری کے نام پر چین کے ہاتھوں اپنے آپ کو دھونس دینے کی اجازت دے رہا ہے؟ سینیٹر ایروِن ٹلفو نے جمعرات کو فلپائن کی حکومت کو ون چائنا پالیسی پر اپنے موقف پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت کو اٹھایا، بیجنگ کی طرف سے فلپائنیوں کو مسلسل ہراساں کرنے اور مغربی فلپائنی سمندر پر اس کے دعووں کا حوالہ دیتے ہوئے سینیٹ کے خارجہ تعلقات کے پینل کی سماعت میں، ٹلفو نے زور دیا کہ ان کا ذاتی موقف اس یقین سے آتا ہے کہ چین اب فلپائن کے لیے" احترام" نہیں دکھاتا ہے۔" ہم یہاں ون چائنا پالیسی پر عمل کرتے ہیں، اس لیے وہ کہتے ہیں مداخلت نہ کریں لیکن ہمارا کیا ہوگا؟ ہمارے حقوق کا کیا ہوگا؟ مغربی فلپائنی سمندر میں ہمارے حقوق کیا ہوگا؟ وہ آزادانہ طور پر آتے اور جاتے ہیں، اور ہمارے پاس کوئی بات نہیں ہے، یہاں تک کہ ہمارے اہلکاروں ہمارے کوسٹ گارڈ اور نیوی کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔ ہمارے ماہی گیروں کو ہمارے ساحل پر واپس لایا جا رہا ہے، لیکن مجھے اپنی رائے پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ میرا مطلب ہے، جی ہاں، امریکہ ون چائنا پالیسی کا مشاہدہ کرتا ہے، لیکن ان کے ساتھ غنڈہ گردی نہیں کی جا رہی ہے۔ ون چائنا پالیسی ایک بین الاقوامی اصول ہے جس کے تحت ممالک عوامی جمہوریہ چین کو چین کی واحد قانونی حکومت کے طور پر تسلیم کرتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں کہ صرف ایک چین ہے اور تائیوان کو اس کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ اس اصول کو تسلیم کرنے والے ممالک میں فلپائن بھی شامل ہے۔ خارجہ امور کے سیکرٹری تھریسا لازارو نے کہا کہ فلپائن تائیوان کو ایک "خودمختار ریاست" کے طور پر تسلیم نہیں کرتا ہے اور وہ آبنائے پار کے معاملات کو حل کرنے کے لیے سب کچھ چینی عوام پر چھوڑ رہا ہے۔ "فلپائنی عوام کے تائیوان کے لوگوں کے ساتھ دیرینہ تعلقات ہیں اور اس وجہ سے ہم ان کے ساتھ مسلسل رابطے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن صرف تھوڑا سا اضافہ کرنے کے لیے، ہم تائیوان کو ایک خودمختار ریاست کے طور پر تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ ہم آبنائے پار کے معاملات کو حل کرنے کے لیے اسے چینی عوام پر چھوڑتے ہیں۔ تنازعات کا اثر جغرافیائی طور پر قریب کے علاقوں پر پڑے گا اور صدر نے ہمارے اندرونی اصولوں کے مطابق ہر ایک دوسرے کے اصولوں کو تسلیم نہیں کیا۔

پاکستان کی اڈیالہ جیل میں سب سے زیادہ ایچ آئی وی پازیٹو قیدی

لاہور: سنٹرل جیل راولپنڈی، جسے عرف عام میں اڈیالہ جیل کہا جاتا ہے، میں ایچ آئی وی پازیٹو کیسز کی ایک بڑی تعداد پھیلنے کی اطلاع ملی ہے، جس میں 148 متاثرہ قیدی ہیں جو کہ صوبے کی کسی بھی جیل میں اب تک ریکارڈ کی جانے والی سب سے زیادہ تعداد ہے۔ اس تشویشناک صورتحال نے محکمہ جیل خانہ جات اور پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام (PACP) کی سنگین کوتاہیوں کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اڈیالہ حال ہی میں شہ سرخیوں میں ہے کیونکہ سابق وزیراعظم عمران خان بھی وہاں قید ہیں۔ تاہم، یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ مسٹر خان کو تنہائی میں رکھا گیا ہے اور انہیں دوسرے قیدیوں کے ساتھ گھلنے ملنے کی اجازت نہیں ہے۔ جیل اس وقت بہت زیادہ بھیڑ ہے، اس کی مجاز گنجائش 994.1 کے مقابلے میں 337.4 قیدی ہیں۔ ایچ آئی وی سے متاثرہ قیدیوں کی اتنی بڑی تعداد کی موجودگی دیگر قیدیوں کی صحت اور زندگیوں کے لیے سنگین خطرہ ہے اگر وائرس کی منتقلی کو روکنے کے لیے فوری اقدامات نہ کیے گئے۔ طبی ماہرین بتاتے ہیں کہ ایچ آئی وی جسم کے مدافعتی نظام پر حملہ کرتا ہے، اور لاعلاج رہتا ہے۔ ایک طبی ماہر نے کہا،" ایک بار جب آپ انفیکشن لگ جاتے ہیں، تو آپ کا جسم اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔ تاہم، ایسی دوائیں ہیں جو ایچ آئی وی کو کنٹرول کر سکتی ہیں اور پیچیدگیوں کو روک سکتی ہیں۔ ایچ آئی وی کی تشخیص کرنے والے ہر فرد کو اینٹی ریٹرو وائرل تھراپی (اے آر ٹی) پر رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے اس بات پر شدید تشویش کا اظہار کیا کہ اگر اڈیالہ جیسی ہائی پروفائل جیل ایچ آئی وی/ ایڈز کے تیزی سے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے جدوجہد کر رہی ہے تو دیگر جیلوں کی صورت حال اور بھی خراب ہو سکتی ہے۔ پی اے سی پی کی رپورٹ صوبے بھر میں ایچ آئی وی/ ایڈز میں مبتلا قیدیوں کی تعداد پر روشنی ڈالتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ پنجاب کی تمام 43 جیلوں میں ایچ آئی وی پازیٹو قیدیوں کی تعداد 645 تک پہنچ گئی ہے، جس میں سب سے زیادہ کیسز اڈیالہ جیل سے رپورٹ ہوئے ہیں، جہاں 148 قیدیوں کا ایچ آئی وی ٹیسٹ مثبت آیا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، ڈسٹرکٹ جیل لاہور (جسے کیمپ جیل بھی کہا جاتا ہے) میں 83 قیدیوں کا ایچ آئی وی/ ایڈز کا ٹیسٹ مثبت آیا، اس کے بعد سنٹرل جیل فیصل آباد میں 37، اور سینٹرل جیل لاہور (جسے کوٹ لکھپت جیل بھی کہا جاتا ہے) اور سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں 27 قیدیوں کا ٹیسٹ مثبت آیا۔ پنجاب کی بقیہ 38 جیلوں میں، ایچ آئی وی پازیٹو قیدیوں کی مجموعی تعداد 323 ہے۔ اس پیشرفت سے آگاہ ایک اہلکار نے دعویٰ کیا کہ کئی ایچ آئی وی پازیٹو قیدیوں کو جیلوں میں ادویات کی فراہمی میں رکاوٹ کا سامنا ہے۔ پی اے سی پی پروٹوکول کے مطابق، اسکریننگ کے عمل کے بعد، جیل حکام ایچ آئی وی کے مشتبہ مریض کو متعلقہ ضلع کے اے آر ٹی سنٹر میں منتقل کرتے ہیں، جہاں قیدی کی تشخیص کی تصدیق کے لیے مزید ٹیسٹ کیے جاتے ہیں۔

ریلائنس کا گیگا انرجی کمپلیکس
ٹیسلا کی گیگا فیکٹری سے چار گنا بڑا ہوگا

ممبئی: دھیرو بھائی امبانی گیگا انرجی کمپلیکس جو جام نگر، گجرات میں بنایا جا رہا ہے، ٹیسلا کی گیگا فیکٹری سے چار گنا بڑا ہے۔ 44 لاکھ مربع فٹ پر پھیلے اس گیگا انرجی کمپلیکس کا کام ریکارڈ رفتار سے جاری ہے۔ اس کی تعمیر میں اب تک 34 لاکھ کیوبک میٹر کنکریٹ استعمال ہو چکی ہے۔ 7 لاکھ ٹن سٹیل استعمال کیا گیا ہے جس سے تقریباً 100 ایفل ٹاورز بنائے جا سکتے ہیں۔ ایک لاکھ کلومیٹر کی کیبلز بچھائی گئی ہیں۔ یہ وہ لمبائی ہے جو چاند پر جانے اور واپس آنے کے لیے کافی ہے۔ ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کی 48 ویں سالانہ جنرل میٹنگ میں پہلی بار شیئر ہولڈرز سے خطاب کرتے ہوئے ایگزیکٹو ڈائریکٹر اننت امبانی نے یہ معلومات دی۔ نئی توانائی کے بارے میں بات کرتے ہوئے، اننت امبانی نے کہا،" ایک بار تعمیر ہونے کے بعد، جام نگر کمپلیکس دنیا کا سب سے بڑا روایتی توانائی کمپلیکس اور دنیا کا سب سے بڑا نیو انرجی کمپلیکس ہوگا۔ جام نگر نئے ریلائنس اور نئے ہندوستان کا چہرہ بن جائے گا۔ کچھ، گجرات میں، ہم دنیا کے سب سے بڑے شمسی منصوبوں میں سے ایک کو ایک ہی جگہ پر تیار کر رہے ہیں، جو 50.5 ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ سنگاپور کے سائز سے تین گنا بڑی ہے۔ یہ اگلی دہائی میں بھارت کی تقریباً 10 فیصدی بجلی کی ضرورتوں کو پورا کر سکے گا۔ انہوں نے مزید کہا،" ہم تیزی سے توسیع کر رہے ہیں۔ آنے والی سہ ماہیوں میں، ہم انٹیگریٹڈ سولر پی وی مینوفیکچرنگ کی صلاحیت کو 10 گیگا واٹ سالانہ تک بڑھا دیں گے۔ پھر، ہم اسے مزید بڑھا کر 20 گیگا واٹ سالانہ کریں گے۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی سولر مینوفیکچرنگ کی سہولت ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ، ہم تیزی سے اپنی بیٹری کی فیکٹری اور بیٹری کی فیکٹریاں بنا رہے ہیں۔ 2026 میں شروع ہوگا۔ یہ 40 گیگا واٹ فی سال کی صلاحیت کے ساتھ شروع ہوگی اور بعد میں 100 گیگا واٹ سالانہ تک پہنچ جائے گی اور الیکٹرولائزر گیگا فیکٹری بھی 2026 کے آخر تک چالو ہو جائے گی۔"

آن لائن جنسی استحصال کے شکار چینیوں کو انصاف کی تلاش میں مشکل جنگ کا سامنا

بیجنگ: لاکھوں سبسکرائبرز کے ساتھ ایک ٹیلیگرام چینل جس نے بدلہ لینے والی پورن، خفیہ کیمرہ کی ویڈیوز اور چینی خواتین کے دیگر غیر متفقہ مواد کی پیشکش کی ہے، چین میں جنسی زیادتی کے شکار افراد کے تحفظ کے قوانین میں خامیوں کو اجاگر کیا ہے۔ آن لائن گروپ پر ہنگامہ اس وقت ہوا جب چینی حکام نے حالیہ برسوں میں خواتین کے حقوق کے حوالے سے عوامی سرگرمی کو خاموش کر دیا، یہاں تک کہ کچھ کارکنوں کو #MeToo کو فروغ دینے پر جیل کی سزا بھی سنائی گئی۔ ماسک پارک نامی ٹیلی گرام چینل، جو چینی زبان میں فحش مواد پیش کرتا تھا، حالیہ ہفتوں میں قومی توجہ میں آیا اور اسے ٹیلی گرام نے فوری طور پر بند کر دیا۔ لیکن کارکنوں کا کہنا ہے کہ متبادل چینلز پہلے ہی سامنے آ چکے ہیں، جن میں سے صرف کچھ بند ہو چکے ہیں۔ اب کارکنان خواتین کی مدد کرنے کے طریقے تلاش کر رہے ہیں جن کی تصاویر پوسٹ کی گئی ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ پولیس پوسٹرز یا چینل کے منتظمین یا ٹیلیگرام کے پیچھے بھی جائے۔ وہ غیر متفقہ جنسی آن لائن مواد سے نمٹنے کے لیے ایک ٹارگٹڈ قانون بھی چاہتے ہیں، جسے وہ جنسی استحصال کی ایک شکل کے طور پر دیکھتے ہیں۔ چین کی وزارت برائے عوامی سلامتی اور ریاستی کونسل کے انفارمیشن آفس نے تبصرہ کی درخواست کا جواب نہیں دیا، اور تازہ ترین مطالبات پر عوامی طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ چین میں جن خواتین کی تصاویر ان کی رضامندی کے بغیر آن لائن شیئر کی گئی ہیں انہیں انصاف کے حصول میں ایک مشکل جنگ کا سامنا ہے۔ صوبہ گوانگ ڈونگ میں سرکاری حمایت یافتہ خبر رساں ادارے سدرن میٹروپولیس ڈیلی کی ایک رپورٹ کے مطابق، واحد خاتون جو ماسک پارک کے بارے میں آگے آئی ہیں، وہ محترمہ ڈی کے نام سے جانی جاتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ انہیں مئی میں ایک نجی پیغام موصول ہوا جس میں دعویٰ کیا گیا کہ اس کی تصاویر اور ویڈیوز چینل پر موجود ہیں۔ وہاں، اسے ایک کینیڈین شہری کے ساتھ مباشرت کی تصاویر ملی جو اس وقت اس کا بوائے فرینڈ تھا، لی لنگ نے کہا، ایک سرگرم کارکن اور صنفی بنیاد پر تشدد پر محقق جو ماسک پارک پر بے نقاب خواتین کی مدد کے لیے ایک ٹیم کے ساتھ کام کرتی ہے۔ اے پی آزادانہ طور پر محترمہ ڈی یا دیگر خواتین تک نہیں پہنچ سکی۔ جب محترمہ ڈی نے پولیس کو کیس کی اطلاع دی تو اس نے پایا کہ تصاویر کو حذف کر دیا گیا ہے۔ لی نے کہا کہ اس نے وکلاء سے مشورہ کیا لیکن پتہ چلا کہ چین میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے جو خاص طور پر پیش آیا ہو۔ لی نے کہا" اس کا مطلب ہے کہ بہت سے پولیس افسران نہیں جانتے کہ کیس کیسے درج کیا جائے۔" لیکن دیگر چیلنجز بھی ہیں۔ لی نے کہا کہ مقدمہ دائر کرنے کے لیے، یہاں تک کہ ایک دیوانی بھی جو ہرجانے کا دعویٰ کرتا ہے، مبینہ مجرم کی شناخت کرنے والی معلومات کی ضرورت ہے۔ یہ بتانا ناممکن ہے کہ تصاویر کس نے پوسٹ کی ہیں۔ ٹیلیگرام چین میں مسدود ہے، جو صرف ان ایپس کو اجازت دیتا ہے جو حکومت کے سنسر شپ اپریٹس کے ساتھ تعاون کرتی ہیں۔ صارفین ٹیلی گرام تک ایک ورچوئل پرائیویٹ نیٹ ورک کے ذریعے رسائی حاصل کر سکتے ہیں، جو ایک انکرپٹڈ کنکشن فراہم کرتا ہے۔ اور ٹیلیگرام صارفین کی شناخت کی تصدیق نہیں کرتا ہے۔ یہ واضح نہیں ہے کہ ماسک پارک کس نے چلایا، اور اے پی ان سے رابطہ نہیں کر سکا۔ ٹیلیگرام نے اے پی کو ایک بیان میں کہا کہ اس نے مکمل طور پر ماسک پارک چینلز کو ہٹا دیا ہے" اور یہ کہ ماڈریٹرز پلیٹ فارم کی نگرانی کرتے رہتے ہیں" اور صارف کی رپورٹس کو قبول کرتے ہیں۔ تاکہ اگر اس طرح کے گروہ دوبارہ سر اٹھاتے ہیں تو انہیں فوری طور پر ایک بار پھر ہٹا دیا جاتا ہے۔ "ٹیلیگرام کی بنیاد پاول دوروف نے رکھی تھی۔ پچھلے سال فرانسیسی حکام نے ڈوروف کو اس الزام میں گرفتار کیا تھا کہ پلیٹ فارم کو مجرمانہ سرگرمیوں کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا جس میں منشیات کی سمگلنگ اور بچوں کے جنسی استحصال کا مواد شامل تھا۔ اس کا کیس زیر التوا ہے۔

دیامر قراقرم ہائی وے پر دہشت گردوں
کے حملے میں جی بی سکاؤٹس کے 2 اہلکار ہلاک

دیامیر: حکام نے بتایا کہ جمعہ کی صبح ضلع دیامر میں قراقرم ہائی وے کے ساتھ واقع ان کی چوکی پر دہشت گردوں کی فائرنگ سے گلگت بلتستان سکاؤٹس کا ایک صوبیدار اور ایک سارجنٹ شہید، جب کہ ایک اور سپاہی زخمی ہوا۔ گلگت بلتستان سکاؤٹس ایک وفاقی نیم فوجی دستہ ہے جو جی بی میں داخلی سلامتی اور اس کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے ذمہ دار ہے۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) دیامر عبدالحمید نے بتایا کہ دہشت گردوں نے جمعہ کی صبح 12 بج کر 15 منٹ پر دیامر ضلع کے چلاس کے قریب کے کے ایچ میں واقع جی بی سکاؤٹس چوکی پر حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ" نامعلوم مسلح افراد نے ایک بلند پہاڑی مقام سے چوکی پر فائرنگ کی، جس سے تین سکاؤٹ اہلکار زخمی ہوئے، جن میں سے دو بعد میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسے۔ حملہ کے وقت چوکی پر کل نو افراد موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ مرنے والوں کی شناخت نائب صوبیدار خوش داد اور حوالدار اشرف کے نام سے ہوئی ہے، جب کہ لانس نائیک ساجد علی کو پیٹ میں چوٹ آئی ہے اور وہ زیر علاج ہیں۔ پولیس نے، ڈپٹی انسپکٹر جنرل اور ضلعی پولیس افسر کی قیادت میں، فوری طور پر جواب دیا اور اگلے 15-20 منٹ کے اندر چلاس سے وہاں کا سفر کرتے ہوئے جائے حادثہ کا دورہ کیا۔ ایس ایس پی حمید نے مزید کہا کہ زخمیوں کو فوری طور پر چلاس کے ریجنل ہیڈکوارٹر ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ پولیس نے پہاڑی کی چوٹی پر فائرنگ کی جگہ سے دو دستی بم اور 10 اسپینٹ شیل برآمد کیے، جب کہ چوکی پر گولیوں کے 17 سوراخ ملے۔ دہشت گرد علاقے سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ ایس ایس پی نے کہا کہ واقعے کے بعد، ایلیٹ فورس اور اضافی پولیس کو علاقے میں بھیج دیا گیا تاکہ چوکی کو مضبوط کیا جا سکے اور حملہ آوروں کا پیچھا کیا جا سکے۔ حمید نے کہا،" پولیس نے ملزمان کی گرفتاری کے لیے چھاپے مارنا شروع کر دیے ہیں اور کئی علاقوں میں چھاپے مارے ہیں۔

"اندری" مسلسل دوسرے سال دنیا کے سب سے تیزی سے ترقی
کرنے والے ہندوستانی سنگل مالٹ کے طور پر ابھرا

نئی دہلی: انٹرنیشنل وائن اینڈ اسپرٹ ریکارڈ (IWSR) کے مطابق، ہندوستان کی بڑھتی ہوئی وہسکی کی صنعت کے لیے ایک اہم کامیابی میں، گھریلو سنگل مالٹ برانڈ اندری کو مسلسل دوسرے سال دنیا کا سب سے تیزی سے ترقی کرنے والا ہندوستانی سنگل مالٹ قرار دیا گیا ہے۔ اندری کی فروخت 2024 میں 2.04 ملین بوتلوں (1,70,000 نو لیٹر کیسز) کو چھو گئی، جس سے یہ ہندوستان میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والا سنگل مالٹ اور عالمی سطح پر سب سے تیزی سے فروخت ہونے والا ہندوستانی سنگل مالٹ ہے۔ اس میں سے 1,24,000 کیسز بھارت میں فروخت کیے گئے، جب کہ مزید 46,000 کیسز برآمد کیے گئے، جس نے برانڈ کو وہسکی کے عالمی اداروں کے ساتھ براہ راست مقابلے میں ڈال دیا۔ اندری نے ساتھیوں سے آگے بڑھ کر ہندوستان کا سب سے تیزی سے ترقی کرنے والا سنگل مالٹ بن گیا ہے۔ پیکا ڈیلی ایرو انڈسٹریز لمیٹڈ کے سی ای او پروین مالویہ نے کہا کہ ہمارے لیے، یہ ہمیشہ مائع کے معیار اور صارفین کی اطمینان کے بارے میں رہا ہے۔ ہم نے اپنی وراثت اور اصل پر قائم رہتے ہوئے، اور ہندوستانی اجزاء کو اپنی تمام مصنوعات کے مرکز میں رکھتے ہوئے ایک ایسا مالٹ بنانے کی کوشش کی ہے جو کسی سے پیچھے نہ ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ سنگ میل صرف ایک نمبر نہیں ہے؛ یہ ہمارے معیار اور اس قدر کی توثیق ہے جو ہم صارفین کے لیے لاتے ہیں۔ یہ ہمیں فخر محسوس کراتا ہے، نہ صرف ایک برانڈ کے طور پر، بلکہ ہندوستانیوں کے طور پر، ہماری واحد مالٹ وہسکی کو دنیا کی بہترین کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا ہونے کے طور پر بھی۔ ہریانہ میں مقیم اندری نے 2023 میں گلین لیوٹ اور گلین فیڈیچ کو پیچھے چھوڑ دیا اور IWSR ڈرنکس مارکیٹ کے تجزیہ کے مطابق، ہندوستان کا سب سے زیادہ فروخت ہونے والا سنگل مالٹ بن گیا۔ پہلی بار، ہندوستانی سنگل مالٹس کی فروخت نے 2024 میں اسکاٹ لینڈ سے درآمدات کو پیچھے چھوڑ دیا، جس کی مجموعی فروخت 2023 میں 75% اور 2024 میں مزید 25% بڑھ گئی۔ سکاٹش وہسکی کے برعکس، ہندوستانی سنگل مالٹ ملک کی گرم آب و ہوا کی وجہ سے تیزی سے پکتے ہیں، جو عمر کے پانچ سے آٹھ سال کو بہترین بناتے ہیں۔ ماہرین نے مزید کہا کہ عمر کے بیانات عالمی سطح پر مطابقت کھو رہے ہیں کیونکہ صارفین اس کی بجائے منفرد ذائقہ والے پروفائلز تلاش کرتے ہیں۔ ریٹیل شیلفز اور دفاع کے زیر انتظام کینٹین اسٹورز ڈپارٹمنٹ، جہاں اسکاچ کی درآمدات پر پابندی عائد ہے، کے ذریعے آسانی سے رسائی کے ذریعے بھی اضافہ ہوا ہے۔ طلب کو برقرار رکھنے کے لیے سپلائی کی جدوجہد کے ساتھ، ڈسٹلرز مقامی پریمیم وہسکی کے لیے ہندوستان کی بڑھتی ہوئی ترجیح پر بڑی شرط لگا رہے ہیں۔

بقیہ: ممبئی میں سائبر سیل......

اس معاملہ میں پولس نے ملزمین محمد جاوید انصاری ۲۷ سالہ ایجنٹ کھڑک ممبئی، ریحان محفوظ عالم ۱۹ سالہ جے جے، محمد عرفات بابو شیخ ۲۰ سالہ اور آصف خان گوونڈی کو گرفتار کر لیا ہے یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایماء پر ڈی سی پی پرشوتم کراڈ نے انجام دی ہے پولس اس معاملہ میں مزید تفتیش کر رہی ہے۔

بقیہ: ادھوٹھا کرے نے......

اور کہا کہ حکومت کو ان کے مطالبات پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ جارنگ پاٹل کی ایجی ٹیشن کو بڑھتی ہوئی سیاسی حمایت حاصل ہو رہی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ حکمران بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے دو ایم ایل ایز نے حمایت کا اظہار کیا ہے، جب کہ اپوزیشن جماعتیں شروع سے ہی احتجاج میں مدد فراہم کرتی رہی ہیں۔

بقیہ: ماں پر ظلم، باپ کی بے رخی......

اس نے کہا مجھے Human Gore گیمز بہت پسند ہیں"۔۔۔ بتادیں کہ یہ انتہائی خطرناک گیم ہے جس میں انسانوں کو شوٹ کر کے ان کے جسم کے ٹکڑے کر دیے جاتے ہیں، خون بہتا ہے، چیخیں آتی ہیں، تلوار سے مارا کاٹا جاتا ہے، مختلف قسم کی بندوقوں اور رائفلز کا استعمال کیا جاتا ہے، یہ وہ مقام تھا جہاں بات نفسیات سے جڑ گئی تھی۔ کاؤنسلر نے اندازہ لگایا کہ یہ گیم، اور اس سے جڑی خون ریزی، اس بچے کے ذہن میں ایک جنون بن چکی ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ زندگی کا مقصد کیا ہے؟ تو جواب آیا کہ میں سب کو مارنا چاہتا ہوں اور خود بھی شہادت کی چاہت رکھتا ہوں۔۔۔ پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں۔۔۔ مگر اندر خون اور غصے کا طوفان ہے۔۔۔ کاؤنسلنگ کا پہلا مرحلہ ماں اور بیٹے کے ساتھ ہوا، ماں ان سب باتوں کو سن کر ہکا بکا ہوگئی، یہ سیشن والد نے بک کیا تھا، اس لیے کاؤنسلر نے کہا کہ اب باپ کو بھی شامل کیا جائے۔ ماں خوفزدہ تھی کہ شوہر کو کوئی بات نہ بتائی جائے، ورنہ گھر والے اور بھی ظلم و تشدد نہ کریں اور پھر یہ بیٹا مزید مشتعل نہ ہو جائے لیکن جب کاؤنسلر نے اعتماد دلایا، تو ماں راضی ہوئی۔ جب باپ آیا، اور بات چیت آگے بڑھی، تو اچانک خاموشی ٹوٹ گئی۔۔۔ اور ایک لمحہ آیا جب باپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور آنسو کے ساتھ رندھی ہوئی آواز میں وہ ہم کلام تھے کہ" میری ہی غلطی تھی۔۔۔ میں نے بیوی کے ساتھ زیادتی کی۔۔۔ بچے کی طرف توجہ نہ دے سکا۔۔۔ اور آج میرا بچہ اس حال کو پہنچ گیا ہے، خون خرابہ، مار پیٹ اس کا محبوب مشغلہ بن گیا۔"۔۔۔ یہ وہ لمحہ تھا جہاں والد کو اپنی کوتاہیوں کا احساس ہوا۔ باپ نے اسے سائیکیٹرسٹ سے مشاورت کے لئے بھیجا تھا، مگر مسئلہ دوا سے نہیں، توجہ، تربیت اور مشاورت سے حل ہونا تھا۔ جب فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر میں ماہر نفسیات نے گہرائی میں جا کر معاملہ سمجھا تو سارا راز فاش ہوا۔۔۔ یہ بچہ اپنی ماں پر ظلم، گیمز کی وحشت اور نظر انداز کیے جانے کی سزائیں ذہن میں جمع کرتا گیا، اور پھر وہی سب کرنے کا متمنی بن گیا۔ الحمدللہ! وقت پر مشاورت ممکن ہوئی۔۔۔ ابھی عمر ۱۹ ہے۔۔۔ دعا ہے کہ یہ بچہ سنور جائے۔ ورنہ یہی بچے، اگر نظر انداز ہوتے رہیں، تو کل کسی اور کے لیے عذاب بن جاتے ہیں۔۔۔ خود کے لیے مصیبت اہل و عیال کے لئے وبال جان اور قوم و ملت کے لیے ندامت و شرمندگی اور پریشانی کا باعث ہو جاتے ہیں"۔ یہ کہانی نہیں، ایک آئینہ ہے۔۔۔ جس میں ماں باپ اپنی تصویر دیکھ سکتے ہیں۔ یاد رکھیں بچے صرف نصیحت سے نہیں سنبھلتے، انہیں محبت، وقت اور سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہیں جانچیں، پرکھیں، نگران کی دل کی آواز کو اور دماغ میں چلنے والے خیالات پر بھی توجہ رکھیں، ان کی چیخوں کو بھی سنیں۔ بچوں کی سرگرمیوں، ان کے کھیل، ان کی آن لائن دنیا۔۔۔ سب پر نظر رکھیں، مگر زبردستی نہیں، اعتماد سے، افہام و تفہیم اور درد دل سے۔ ہم اگر وقت پر ان کے دل میں جھانکنا سیکھ جائیں۔۔۔ تو شاید ہم شاداب جیسے بچوں کو" ہیومن گور" کے گہرے زخموں سے بچا سکیں۔ ورنہ وہ خاموش چیخیں وہ تاریک مستقبل اور وہ کف افسوس۔۔۔ کل ایک اور کہانی بن جائیں گی۔ اور شاید اس بار کسی اور کی نہیں۔۔۔ کہانی کے آخر میں" دعا کریں" کہ باری تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے، آمین۔" اگر آپ کے ارد گرد بھی خاندانوں، بھائیوں، اداروں یا جوڑوں کے درمیان فاصلے بڑھتے جا رہے ہیں۔۔۔ اگر طلاق، خلع، وراثت، مالی تنازعات یا ذہنی دباؤ آپ کی زندگی کو الجھا رہے ہیں۔۔۔ اگر آپ عدالت کے دروازے کھٹکھٹانے کا سوچ رہے ہیں، جہاں صرف روپیوں کا ضیاع نہیں، رشتے بھی ٹوٹتے ہیں تو ذرا ایک لمحے کو ٹھہریئے۔۔۔ نفرت کی دیوار کھڑی کرنے سے پہلے، محبت کی کھڑکیاں کھولنے کی کوشش کیجئے۔۔۔ فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر نے بے شمار ٹوٹتے رشتوں کو جوڑا ہے۔۔۔ بھائیوں......

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

آسام میں مسلم بستیوں کو نہیں ملک کے آئین وقانون کو بلڈوز کیا گیا

،ہندو مسلمان کرکے اقتدار تو حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن ملک نہیں چلایا جاسکتا: مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی، 30 اگست (یو این آئی) جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے ایک اہم اجلاس میں جس کی صدارت صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا ارشد مدنی کی، کے شرکاء نے ملک کے موجودہ صورتحال پر غور وخوض کرتے ہوئے ملک میں بڑھتی ہوئی فرقہ واریت، شدت پسندی، امن وقانون کی ابتری، اقلیتوں اور خاص کر مسلمانوں کے ساتھ مذہب کی بنیاد پر امتیازی سلوک، عبادت گاہ ایکٹ کے باوجود مدارس ومساجد کے خلاف فرقہ پرستوں کی جاری مہم اور خاص طور پر آسام میں جاری انخلا اور پچاس ہزار سے زائد مسلم خاندانوں کو صرف مذہب کی بنیاد پر بلڈوز کرنے کی کارروائی اور فلسطین میں اسرائیل کی جارحانہ دہشت گردی پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا اور ان جیسے بہت سارے مسائل پر تبادلہ خیال ہوا۔ آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے اس اہم اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا ارشد مدنی نے ملک کے موجودہ سیاسی اور سماجی حالات پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے ایک دو مسائل ہوں تو انہیں بیان کیا جائے، یہاں تو مسائل کا ایک انبار ہے، ایک مسئلہ ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا پیدا کردیا جاتا ہے، ایک تنازعہ ٹھنڈا نہیں ہوتا کہ دوسرا تنازعہ کھڑا کردیا جاتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہر چہار جانب سے مسلمانوں پر حملے ہورہے ہیں اور یہ سب کچھ منصوبہ بند طریقہ سے ہورہا ہے ایسا لگتا ہے کہ ہندو مسلمان کرنے کے علاوہ حکومت اور فرقہ پرستوں کے پاس کوئی دوسرا موضوع ہی نہیں رہ گیا۔ اس وقت ملک کے حالات جس قدر تشویشناک ہے اس کی ماضی میں نظیر نہیں ملتی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اقتدار کی تبدیلی کے بعد یکے بعد دیگرے جو واقعات پیش آرہے ہیں اس سے اب اس میں کوئی شبہ نہیں رہ گیا ہے کہ ہندوستان فسطائیت کی گرفت میں چلا گیا ہے۔ فرقہ پرست اور انتشار پسند قوتوں کا بول بالا ہوگیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جو قوم اپنی شناخت، تہذیب اور مذہب کے ساتھ زندہ رہنا چاہتی ہے اسے قربانی دینی پڑتی ہے، آج ملک ایسے موڑ پر کھڑا ہے جہاں نفرت کو حب الوطنی کا لبادہ پہنایا جارہا ہے اور ظالموں کو قانون کی زد سے بچایا جارہا ہے بلکہ ملک میں فرقہ واریت کی آگ میں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ملک کا وجود جھلس رہا ہے۔ مولانا مدنی نے صاف لفظوں میں کہا کہ آزادی کے بعد ہی سے فرقہ پرست ذہنیت کو کھلا میدان مل گیا حکومت نے اس ذہنیت کو ختم کرنے کے لئے کبھی کوئی موثر کارروائی نہیں کی ایسے میں تنہا جمعیۃ علماء ہند ایک ایسی سیکولر جماعت تھی جو ہر سطح پر فرقہ وارانہ ذہنیت کا مقابلہ کررہی تھی انہوں نے وضاحت کی کہ ان کی لڑائی کسی فرد یا تنظیم سے نہیں بلکہ حکومت سے ہے کیونکہ ملک میں قانون وانتظام کی صورتحال کو برقرار رکھنا اور ملک کے ہر شہری کو تحفظ فراہم کرنا اسی کی ذمہ داری ہے۔ ملک میں جب جب مسلمانوں کے خلاف کوئی مسئلہ کھڑا کیا جاتا ہے ہم اس کے خلاف قانونی لڑائی لڑنے کو ترجیح دیتے ہیں جس میں فریق حکومت ہی ہوتی ہے۔ انہوں نے آگے کہا کہ ملک کی آزادی کے بعد جب ہمارے بعض اکابرین نے اپنے مسائل کو لیکر سڑکوں پر اترنے کی بات کہی تو دوسرے اکابرین نے اس کی مخالفت کی ان کا موقف تھا کہ ہمیں اس حکمت عملی کو اختیار کرنا چاہئے کہ مسلم عوام کا مقابلہ فرقہ پرستوں سے نہیں حکومت سے ہو۔ اگر ہم سڑکوں پر اترے تو ٹکراؤ کی صورتحال پیدا ہوسکتی ہے اور یہ بات ہمارے لئے ہی نہیں ملک کے لئے بھی نقصاندہ ثابت ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند اپنے اکابرین کے بتائے ہوئے راستہ پر پوری مضبوطی اور کامیابی کے ساتھ گامزن ہے ٹکراؤ کی سیاست کی جگہ ہم قانونی طور پر لڑائی لڑرہے ہیں اور اس میں ہمیں کامیابی بھی مل رہی ہے۔ مولانا مدنی نے دیگر اہم مسائل کے ساتھ ریاست آسام کا خاص طور پر ذکر کیا اور کہا کہ آسام میں پچھلے کچھ عرصہ سے مسلم آبادیوں کو نشانہ بنا کر اس میں رہنے والوں کو بے گھر کردینے کی منصوبہ بند مہم چلائی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسا کرکے مسلم بستیوں کو نہیں آسام میں ملک کے آئین وقانون کو بلڈوز کیا جارہا ہے، یہ صرف سیاسی اور مذہب کی بنیاد پر کی جانے والی قابل مذمت کارروائی ہے مسلمانوں کے ساتھ دوسرے درجہ کی شہریوں جیسا سلوک ہورہا ہے، جس کی مذمت ملک کا ہر انصاف پسند شہری کررہا ہے، مگر ریاست کے وزیر اعلیٰ کو نہ آئین وقانون کی پرواہ ہے اور نہ ہی عدلیہ کا خوف یہی وجہ ہے کہ جب بعض معاملوں میں سپریم کورٹ میں بلڈوزر کارروائی پر روک لگادی تو دوسری مسلم بستیوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے یہ ظلم ایسا ہے جس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ مولانا مدنی نے کہا کہ یہ مسلمانوں کو بے گھر کرکے انہیں ریاست سے باہر کردینے کی ایک منظم سازش ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آسام میں امن وامان کے قیام اور مظلوموں کو انصاف دلانے کی غرض سے جمعیۃ علماء ہند واحد ایسی تنظیم ہے جو ابتدائی ہی سے قانونی جدوجہد کرتی آئی ہے، جس میں اسے ہر موقع پر کامیابی ملی ہے۔ اب تازہ مہم کے تحت جس طرح مذہب کی بنیاد پر تقریباً پچاس ہزار خاندانوں کو بے گھر کردیا گیا جمعیۃ علماء ہند کو نہ صرف سخت تشویش ہے بلکہ وہ چیف جسٹس آف انڈیا سے یہ درخواست بھی کرتی ہے کہ وہ اس معاملہ کا ازخود نوٹس لے اور جو لوگ بھی اس غیر قانونی کارروائی میں شامل ہے اس کے خلاف قانونی اقدامات صادر کرے بلکہ ریاست کے وزیر اعلیٰ جس طرح مسلمانوں کے خلاف مسلسل زہریلے بیانات دے رہے ہیں ان کے خلاف بھی مقدمات قائم ہونے چاہئے تاکہ ریاست میں قانون وانصاف کی بالادستی کو یقینی بنایا جاسکتے۔ اقتدار میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے نفرت انگیز بیانات پر قدغن لگ سکے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جمعیۃ علماء ہند کسی بھی سرکاری زمین پر ناجائز قبضہ کی تائید نہیں کرتی ہے، لیکن سچائی یہ ہے کہ جن مسلم بستیوں کو غیر قانونی کہہ کر بلڈوز کیا جارہا ہے وہ آج کی نہیں بہت قدیم بستیاں ہیں اگر وہ بستیاں غیر قانونی تھیں تو اس سے پہلے حکومتوں نے وہاں کی عوامی خدمات کی تمام سہولیات کیوں فراہم کیں، لیکن افسوس قانون وانصاف کو بالائے طاق رکھ کر صرف اور صرف مسلم بستیوں کو ہی نشانہ بنایا جارہا ہے، وہاں کے وزیر اعلیٰ نے اپنے حالیہ بیان میں کہا کہ ہم صرف میاں مسلم لوگوں کو بے دخل کررہے ہیں یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ یہ کارروائی مسلم دشمنی پر مبنی ہے اور غیر قانونی ہے۔ وزیر اعلیٰ یہ بھی کہتا ہے کہ جن لوگوں کو ہٹایا گیا ہے اب ان کے نام ووٹر لسٹ سے حذف کردیا جائے گا یعنی انہیں ووٹ دینے کے حق سے محروم کردیا جائے گا۔ سوال یہ ہے کہ کیا اب ملک میں کوئی قانون نہیں رہ گیا؟ کیا کسی وزیر اعلیٰ کا فرمان ہی اب قانون ہے، عدلیہ کی اب کوئی ضرورت نہیں رہ گئی کیا ایک وزیر اعلیٰ کسی شہری کو ووٹ کے حق سے محروم کردینے کا اختیار رکھتا ہے۔ مولانا مدنی نے آگے کہا کہ جب ملک کے وزیر اعظم اور وزیر داخلہ ہی مسلمانوں کے خلاف غیر ذمہ دارانہ بیان دیں تو پھر دوسرے لوگوں کو حوصلہ ملے گا ہی، آسام کے وزیر اعلیٰ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ شخص جب سے وزیر اعلیٰ بنا ہے جہاں جاتا ہے زہریلی تقریریں کرتا ہے مسلمانوں کو کھلے عام گھس پیٹھیا کہتا ہے درحقیقت ایسا کرکے ریاست کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کی ایسی خلیج پیدا کرنے کے درپے ہیں جسے آسانی سے پاٹا نہ جاسکے اور یہ بات آئین کی توہین کے مترادف ہے جس میں ملک کے تمام شہریوں کو برابر کے حقوق واختیارات دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ شخص آسام کے لاکھوں مسلمانوں کی شہریت چھین لینے کا خواب دیکھتا تھا اسی لئے 1951 کی مردم شماری کو شہریت کی بنیاد کا مطالبہ سامنے آیا تھا مگر جمعیۃ علماء ہند کی بروقت قانونی جدوجہد کے نتیجہ میں جو فیصلہ آیا اس میں تمام فرقہ پرستوں کے ناپاک ارادوں پر پانی پھیر دیا جو اس امید میں پاگل ہوئے جارہے تھے کہ دفعہ 6 اے کی منسوخی کے بعد غیر ملکی قرار دیکر کروڑوں لوگوں کو ریاست سے باہر نکال دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ این آر سی کے بعد دراندازی اور غیر ملکی شہریوں کا معاملہ بالکل صاف ہوگیا ہے مگر فرقہ روارانہ صف بندی کی خاطر فرقہ پرست طاقتیں ریاست میں اس مسئلہ کو دوبارہ زندہ رکھنا چاہتی ہے مسلمانوں کو بے گھر کردینے کی مہم اسی منصوبہ کا ایک حصہ ہے۔ جمعیۃ علماء آسام کے صدر مولانا مشتاق عنفر اور آمسو کے صدر رضاء الکریم دیگر لوگوں کے ساتھ دہلی میں موجود ہیں اور سپریم کورٹ کے وکلاء کے ساتھ میٹنگوں کا سلسلہ چل رہا ہے جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کے فیصلہ کے مطابق ان شاء اللہ جلد ہی سپریم کورٹ میں اس کے خلاف پٹیشن داخل کردی جائے گی مجلس عاملہ غزہ میں جاری نسل کشی اور انسانیت سوز مظالم کی شدید مذمت کرتی ہے تقریباً ایک لاکھ انسانوں کا قتل اور عام شہریوں کو بھوک پیاس سے مارنا دہشت گردی کی بدترین مثال ہے، اس کے علاوہ گریٹر اسرائیل کی فتنہ انگیزی اور غزہ پر مکمل قبضہ کا اعلان فلسطینیوں کو مٹانے اور باقی ماندہ زمین ہڑپنے کی بدترین سازش ہے۔

دہلی کے کالکاجی مندر میں نوجوانوں نے سیوادار کو پیٹ پیٹ کر مار ڈالا

نئی دہلی، 30 اگست (یو این آئی) جنوب مشرقی دہلی

کے کالکاجی مندر میں درشن کرنے آئے کچھ نوجوانوں نے پرساد لینے کے تنازعہ پر مندر کے ایک سیوادار کو لاٹھی ڈنڈوں سے پیٹا جس سے اس کی موت ہوگئی۔ جنوب مشرقی ضلع کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس ہیمنت تیواری نے ہفتہ کو بتایا کہ جمعہ کی رات کچھ نوجوان مندر میں درشن کے لئے آئے تھے۔ درشن کے بعد، انہوں نے سیوادار یوگیندر سنگھ (35) سے چنی کا پرساد مانگا اور اسی بات پر جھگڑا ہوگیا۔ اس دوران نوجوانوں نے سیوادار کو بری طرح زدوکوب کیا۔ یوگیندر کو زخمی حالت میں ایمس میں داخل کرایا گیا، جہاں اس کی موت ہوگئی۔ افسر نے کہا، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ملزمان نے پوجا کے بعد متاثرہ سے چنری پرساد (ایک رسمی پرساد، اکثر سرخ دوپٹہ) مانگا تھا۔ اس کے بعد جھگڑا ہوا اور معاملہ اس حد تک بڑھ گیا کہ ملزمان نے لاٹھیوں اور گھونسوں سے سیوادار پر لاٹھیوں اور گھونسوں سے حملہ کردیا۔ انہوں نے کہا کہ واقعہ کے بعد وہاں موجود لوگوں نے حملہ آوروں میں سے ایک کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کردیا۔ اس کی شناخت دکشن پوری کے رہنے والے اتل پانڈے (30) کے طور پر کی گئی ہے۔ پولیس اس معاملے میں دیگر ملزمان کی تلاش کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوگیندر سنگھ گزشتہ 14-15 برسوں سے کالکاجی مندر میں سیوادار تھا۔

تمل ناڈو میں ایس آئی آر کامیاب نہیں ہوگی: اسٹالن

چنئی، 30 اگست (یو این آئی) تمل ناڈو کے وزیر

اعلیٰ اور دراوڑ منیتر کشگم (ڈی ایم کے) کے صدر ایم کے اسٹالن نے ہفتے کے روز کہا کہ ان کی ریاست میں ووٹر لسٹ میں خصوصی تفصیلی نظر ثانی کے لیے الیکشن کمیشن کی مہم کامیاب نہیں ہوگی۔ مسٹر اسٹالن نے تمل ناڈو میں سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے جرمنی اور برطانیہ کے دورے پر روانہ ہونے سے قبل ایئرپورٹ پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس معاملے میں جو بھی سازش رچی گئی ہو، دراوڑ منیتر کشگم کے پاس اسے ناکام بنانے کی طاقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن کمیشن نے بہار میں ایس آئی آر کے حوالے سے جو بھی سوچا تھا، وہ پورا نہیں ہوا۔ مسٹر اسٹالن نے کچھ دن پہلے بہار کے اپنے دورے کے دوران اپنے تجربے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ الیکشن کمیشن جو سوچ رہا تھا وہ بہار میں نہیں ہوگا کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ الیکشن کمیشن کے اس قدم سے لوگ بیدار ہوگئے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ مسٹر اسٹالن نے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور لوک سبھا میں اپوزیشن کے رہنما راہل گاندھی کی ووٹر ادھیکار یاترا میں حصہ لیا تھا۔ مسٹر اسٹالن نے دعویٰ کیا کہ تمل ناڈو میں حکمراں دراوڑ منیتر کشگم الیکشن کمیشن کی طرف سے کی جانے والی ایس آئی آر کی کارروائی کو ناکام بنادے گا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ تمل ناڈو میں سات مہینے میں انتخابات ہونے والے ہیں۔

ریاسی اور رامبن میں بادل پھٹنے اور تودے گرنے سے 11 افراد ہلاک، متعدد رہائشی مکان تباہ

جموں وکشمیر میں 14 اگست سے بادل پھٹنے کا سلسلہ جاری، اب تک 130 افراد ہلاک، 140 زخمی، 32 یاتری ہنوز لاپتہ

جموں، 30 اگست (یو این آئی) جموں وکشمیر کے ریاسی اور رامبن اضلاع میں گزشتہ شب شدید بارشوں کے نتیجے میں بادل پھٹنے اور تودے گرنے کے دو الگ الگ واقعات میں کم از کم 11 افراد لقمۂ اجل بن گئے، جن میں ایک ہی خاندان کے سات افراد بھی شامل ہیں۔ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق، صرف گزشتہ دو ہفتوں میں جموں خطے میں بادل پھٹنے، مٹی کے تودے گرنے اور بارشوں سے جڑے حادثات میں 130 افراد جاں بحق، 140 زخمی اور 32 یاتری لاپتہ ہوچکے ہیں۔ ریاسی ضلع کے دور افتادہ گاؤں میں ہفتے کی علی الصبح ایک مکان مٹی کے تودے تلے دب گیا، جس میں ایک ہی خاندان کے سات افراد ہلاک ہوئے۔ مرنے والوں کی شناخت نذیر احمد، ان کی اہلیہ وزیرا بیگم اور ان کے پانچ معصوم بیٹوں تیرہ سالہ بلال احمد، گیارہ سالہ محمد مصطفیٰ، آٹھ سالہ محمد عادل، چھ سالہ محمد مبارک اور پانچ سالہ محمد وسیم کے طور پر کی گئی ہے۔ افسران کے مطابق، یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب اہل خانہ گہری نیند سو رہے تھے اور اچانک مٹی اور پتھروں کا بھاری تودہ مکان پر آگرا۔ مقامی لوگوں نے ملبے میں دبے افراد کو بچانے کی انتھک کوشش کی، مگر صرف لاشیں ہی برآمد کی جاسکیں۔ دریں اثنا رامبن ضلع کے راجگڑھ علاقے میں جمعہ اور ہفتے کی درمیانی شب تقریباً ساڑھے گیارہ بجے بادل پھٹنے سے پیدا ہونے والی طغیانی نے دو رہائشی مکانات، ایک مویشی خانہ اور ایک اسکول کی عمارت بہالی۔ اس حادثے میں چار افراد ہلاک ہوئے، جن کی شناخت اشونی شرما، ان کے بھائی دوارکا ناتھ، بھتیجی ورتا دیوی اور ان کا مہمان اوم راج کے طور پر کی گئی ہے۔ ڈپٹی کمشنر رامبن محمد الیاس خان نے بتایا کہ مقامی رضا کاروں، پولیس اور ایس ڈی آر ایف نے رات بھر ریسکیو آپریشن جاری رکھا، جس دوران لاشوں کو ملبے سے نکالا گیا۔ انہوں نے کہا کہ متاثرہ خاندان کی ایک خاتون، ودیا دیوی، تاحال لاپتہ ہیں۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے انتظامیہ کو ہدایت دی ہے کہ خطرے والے علاقوں پر نظر رکھی

جائے، متاثرین کی بروقت منتقلی یقینی بنائی جائے اور محکمہ جات قریبی رابطے میں رہیں تاکہ مزید جانی نقصان کو روکا جاسکے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کمزور ڈھلوانوں اور ندی نالوں کے قریب جانے سے گریز کریں اور سرکاری ایڈوائزری پر سختی سے عمل کریں۔ لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے بھی اپنے تعزیتی پیغام میں متاثرہ کنبوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سرکار ہر ممکن مدد فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا، 'یہ ایک المناک سانحہ ہے، ہم متاثرین کو تنہا نہیں چھوڑیں گے۔' مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ اور سابق وزیر اعلیٰ غلام نبی آزاد نے بھی افسوس کا اظہار کیا اور فوری ریلیف فراہم کرنے پر زور دیا۔ ادھر محکمہ موسمیات کے مطابق، گزشتہ 24 گھنٹوں میں بدرواہ میں سب سے زیادہ 6.51 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جب کہ کٹرہ میں 42 ملی میٹر، کٹھوعہ میں 32 ملی میٹر اور بانہال-رامبن میں 8.16 ملی میٹر بارش ہوئی۔ محکمے نے آئندہ 24 گھنٹوں کے دوران جموں، ریاسی، راجوری، کٹھوعہ اور ڈوڈہ سمیت کئی اضلاع میں مزید بھاری بارش اور اچانک سیلاب یا پسوائی کے خطرے سے خبردار کیا ہے۔ ادھر ریکارڈ بارشوں کے باعث جموں خطے کی شاہراہیں اور ریلوے ٹریک شدید متاثر ہیں، درجنوں پل اور سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوچکی ہیں جبکہ عام زندگی مفلوج ہوکر رہ گئی ہے۔ جموں وکشمیر پچھلے دو ہفتوں سے قدرتی آفات کی مسلسل زد میں ہے 14 اگست کے بعد سے خطے میں بار بار بادل پھٹنے، تودے گرنے اور اچانک سیلابی صورتحال نے عام زندگی کو مفلوج کردیا ہے سرکاری اعداد وشمار کے مطابق، ان سانحات میں اب تک 130 افراد لقمۂ اجل بن چکے ہیں، 140 سے زائد زخمی جبکہ 32 یاتری تاحال لاپتہ ہیں ریکارڈ بارش نے جموں خطے کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے، جہاں نشیبی علاقے زیر آب آگئے، درجنوں پل اور سڑکیں تباہ ہوگئیں اور شاہراہوں وریلوے ٹریک پر آمدورفت معطل ہوگئی۔ خصوصاً کٹرہ تا ویشنو دیوی مندر جانے والا راستہ پسیاں گر آنے کی وجہ سے کئی دنوں سے بند ہے۔ قدرتی آفات کے اس تسلسل نے نہ صرف روزمرہ زندگی اجیرن کردی ہے بلکہ حکومتی مشینری کو بھی بڑے پیمانے پر ریلیف اور ریسکیو آپریشنز میں جھونک دیا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں فوج، ایس ڈی آر ایف اور مقامی رضا کار لگاتار امدادی کاموں میں مصروف ہیں۔ ماہرین موسمیات کے مطابق جموں وکشمیر جیسے پہاڑی علاقوں میں بادل پھٹنے کی بڑی وجہ شدید بارشوں کے دوران نمی سے بھرے بادلوں کا کسی محدود علاقے پر اچانک اور بے تحاشا برسنا ہے۔

محبوبہ مفتی کا مرکز سے جموں وکشمیر کے لئے فوری مالی امدادی پیکیج کا مطالبہ

سری نگر، 30 اگست (یو این آئی) پی ڈی پی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے مرکزی حکومت سے جموں وکشمیر میں حالیہ سیلاب، بادل پھٹنے اور لینڈ سلائیڈنگ سے ہونے والے

متاثرین کے لئے اسی نوعیت کے مالی امدادی پیکیج کا اعلان کرنے کا مطالبہ کیا ہے جس نوعیت کا اعلان سال 2014 کے سیلاب کے وقت کیا گیا تھا۔ انہوں نے ساتھ ہی کہا کہ تاہم اس وقت جموں صوبے کی طرف خصوصی توجہ دی جانی چاہئے جہاں کشمیر کے مقابلے میں زیادہ نقصان ہوا ہے۔ موصوف صدر نے ان باتوں کا اظہار ہفتے کو ایکس پر ایک پوسٹ میں کیا۔ انہوں نے کہا: حالیہ سیلاب، بادل پھٹنے اور لینڈ سلائیڈنگ نے جموں وکشمیر میں بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے اور جموں سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے، جانیں ضائع ہوئی ہیں، گھر تباہ ہوئے ہیں، بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا ہے اور کئی کنبوں کے پاس کچھ نہیں بچا ہے محبوبہ مفتی نے مرکزی حکومت سے متاثرین کے لئے مالی امدادی پیکیج کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا: مرکزی حکومت کو فوری طور پر سال 2014 کے سیلاب کی طرح کے مالی امدادی پیکیج کا اعلان کرنا چاہیے۔

مودی نے اشیبا کو قیمتی پتھر کا پیالہ اور ان کی اہلیہ کو پشمینہ شال کا تحفہ دیا

مودی جاپان کے کامیاب دورے کے بعد چین روانہ

ٹوکیو/نئی دہلی 30 اگست (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے جاپان کے وزیر اعظم شگیرو ایشیبا اور ان کی اہلیہ کو اپنے دورہ جاپان کے دوران شاندار تحائف پیش کیے، جن میں مسٹر اشیبا کے لیے قیمتی پتھر کے پیالوں کا ایک سیٹ اور ان کی اہلیہ کے لیے پشمینہ شال کا تحفہ دیا ونتیج قیمتی پتھر کے پیالے، جو چاندی کی چینی کاں ٹا سے مزین ہیں، ہندوستانی فن کاری اور جاپانی کھانا پکانے کی روایت کا انوکھا امتزاج ہیں۔ یہ سیٹ، چار چھوٹے پیالوں پر مشتمل ہے

اور چاندی کے چینی کاں ٹا کے ساتھ بھورے چاند کے پتھر سے بنا ایک بڑا پیالہ، جاپان کی ڈانبوری اور سوبا کی رسومات سے متاثر ہے۔ آندھرا پردیش سے حاصل ہونے والا چاند کا پتھر انتہائی چمکدار، محبت اور تحفظ کی علامت ہے۔ پیالے کی بنیاد مکرانہ سنگ مرمر ہے جو راجستھان کے روایتی انداز میں نیم قیمتی پتھروں سے جڑی ہوئی ہے۔ وزیر اعظم کی جانب سے مسٹر اشیبا کی اہلیہ کو لداخ کے چینگتھنگی بکرے کی باریک اون سے بنی پشمینہ شال پیش کی گئی ہے۔ ہلکے، نرم اور گرم ہونے کی وجہ سے اسے پوری دنیا میں سراہا جاتا ہے۔ کشمیری کاریگروں کے ہاتھ سے بنی یہ شال صدیوں پرانی روایت کو آگے بڑھاتی ہے جسے کبھی شاہی خاندانوں کا فخر سمجھا جاتا تھا۔ شال میں ہاتھی دانت کی بنیاد ہے اور اس میں گلابی اور سرخ رنگ کے نازک پھولوں اور پیسلے کے ڈیزائن ہیں جو روایتی کشمیری ڈیزائن اور کاریگری کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ ہاتھ سے پینٹ شدہ کاغذ کے باکس میں آتا ہے جس پر پھولوں اور پرندوں کے نقش ہوتے ہیں، جو اس کی خوبصورتی کو مزید بڑھا دیتے ہیں۔ شال اور ڈبہ ایک ساتھ کشمیر کی فن اور ورثے کی علامت ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی جاپان کے اپنے دوروزہ کامیاب دورہ کے اختتام پر ہفتہ کو چین روانہ ہوگئے چین کے لیے روانہ ہونے کے بعد مسٹر مودی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ ان کا جاپان کا دورہ بہت نتیجہ خیز رہا اور یہ دونوں ممالک کے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوگا۔ غور طلب ہے کہ مسٹر مودی جاپان اور چین کے چار روزہ دورے پر جمعرات کی رات ٹوکیو پہنچے تھے دورے کے پہلے مرحلے میں مسٹر مودی نے جمعہ کو اپنے جاپانی ہم منصب شگیرو ایشیبا کے ساتھ 15 ویں ہندوستان-جاپان سالانہ چوٹی کانفرنس میں شرکت کی۔ دونوں وزرائے اعظم نے انڈیا-جاپان اکنامک فورم کی میٹنگ سے خطاب کیا۔ آج دورے کے دوسرے دن مسٹر مودی نے اپنے جاپانی ہم منصب کے ساتھ شنڈائی میں ایک سیمی کنڈکٹر کمپنی کا دورہ کیا۔ اس کے بعد وزیر اعظم اشیبا نے مسٹر مودی کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام کیا جس کے بعد مسٹر مودی چین روانہ ہوگئے۔ مسٹر مودی چین کے شہر تیانجن میں شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہان مملکت کی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ وہ صدر شی جن پنگ اور روسی صدر ولادیمیر پوتن اور دیگر عالمی رہنماؤں سے دوطرفہ بات چیت کریں گے۔

مرکزی وزراء نے تیز رفتار اقتصادی ترقی کی تعریف کی، حکومت کی پالیسیوں کو کریڈٹ دیا

نئی دہلی، 30 اگست (یو این آئی) مرکزی وزراء پیوش گوئل، شیوراج سنگھ چوہان اور ہردیپ سنگھ پوری نے رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں تیز رفتار اقتصادی ترقی کی تعریف کی ہے اور اس کا سہرا مودی حکومت کی پالیسیوں کو دیا ہے۔ پہلی سہ ماہی کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کا ڈیٹا جمعہ کو جاری کیا گیا۔ اپریل تا جون سہ ماہی کے دوران جی ڈی پی کی شرح نمو 8.7 فیصد تک پہنچ گئی۔ اس سے پہلے یہ جنوری تا مارچ 2025 میں 4.7 فیصد اور گزشتہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 5.6 فیصد تھی۔ مرکزی کامرس اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے ہفتہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا کہ "مسلسل کم افراط زر کی وجہ سے مالی سال 2025-26 کی پہلی سہ ماہی میں شرح نمو 8.7 فیصد رہی، جو پانچ سہ ماہیوں میں سب سے زیادہ ہے۔" انہوں نے لکھا کہ پچھلی سہ ماہی میں 4.7 فیصد کے بعد یہ شرح نمو ہندوستانی معیشت کے اوپر کی طرف گراف کو ظاہر کرتی ہے۔ ایک اور پوسٹ میں جی ڈی پی کے اعداد وشمار کی خبریں شیئر کرتے ہوئے مسٹر گوئل نے لکھا کہ یہ ہندوستانی معیشت کی مضبوطی ہے۔ سروس سیکٹر جی ڈی پی کی نمو کا بنیادی عنصر تھا۔ جی ڈی پی کی ترقی کی شرح مسلسل دو سہ ماہیوں سے توقع سے بہتر رہی ہے۔ پیٹرولیم اور قدرتی گیس کے وزیر ہردیپ سنگھ پوری نے ایکس پر لکھا کہ "ہندوستان 8.7 فیصد جی ڈی پی کی شرح نمو کے ساتھ دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت بنی ہوئی ہے۔ آج نہ صرف ملک بلکہ دنیا صحیح پالیسی اور دور اندیش قیادت کے نتائج دیکھ رہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں پچھلے 11 سالوں میں کیے گئے مضبوط فیصلوں نے ملک کی معیشت کو نئی پرواز دی ہے۔" مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان نے بھی جی ڈی پی کے اعداد وشمار کے بارے میں ایکس پر ایک پوسٹ شیئر کی۔ انہوں نے لکھا کہ اسے مردہ معیشت کہنے والوں کو اب یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہندوستان ایک طویل زندہ معیشت ہے، جب قیادت مضبوط ہو، پالیسیاں درست ہوں اور فیصلے وژنری ہوں، تب نتائج تاریخ بناتے ہیں۔ انہوں نے ان اعداد وشمار کو کسانوں کے پسینے، سائنسدانوں کی محنت اور 140 کروڑ ہم وطنوں کی طاقت کا مظاہرہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ کسانوں کے لیے یہ لمحہ خاص فخر کا ہے۔

عوامی تحریک کی سرزمین بہار میں ووٹر رائٹس یاترا سنگ میل ثابت ہوئی: کانگریس

نئی دہلی، 30 اگست (یو این آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ پارٹی کے سابق صدر راہل گاندھی کی 1300 کلومیٹر طویل ووٹر رائٹس یاترا کو جو اعزاز حاصل ہوا ہے وہ بہار میں تحریک کی شاندار تاریخ میں سنگ میل بن گیا ہے اور اب یہ وقار کے ساتھ ریاستی دارالحکومت پٹنہ میں اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے ہفتہ کو سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ یہ 16 دن طویل یاترا اپیر کو پٹنہ کے تاریخی گاندھی میدان میں شاندار طریقے سے اختتام پذیر ہورہی ہے۔ 17 اگست کو سہسرام سے شروع ہونے والی یہ یاترا بہار کے

110 اسمبلی حلقوں سے گزرتے ہوئے اسے ملنے والے اعزاز اور وقار کے مطابق شاندار طریقے سے اختتام پذیر ہورہی ہے۔ مسٹر وینوگوپال نے کہا کہ "یہ بہار کے لوگوں، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، بہار کے سابق نائب وزیر اعلیٰ تیجسوی یادو اور پورے مہا گٹھ بندھن کی یاترا تھی، جس نے ووٹروں کے حقوق کے تحفظ کی لڑائی میں تاریخی مشکلات دیکھی ہیں لیکن عام لوگوں کے لیے دستیاب واحد طاقت کی حفاظت کی ہے-ووٹ کا حق، جو ان کے ذہن میں خوف کے بغیر چھیننے کے لیے ضروری تھا اور یہ یاترا ووٹروں کی نظر ثانی کی فہرست کے نام پر جمہوریت کو بچانے کی امید کی کرن بن کر آئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ یاترا 25 اضلاع کے 110 سے زیادہ اسمبلی حلقوں کا احاطہ کرتے ہوئے 1300 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے بہار میں عوامی تحریکوں کی بھرپور تاریخ میں سنگ میل کے طور پر ابھری ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ "ہمارے مقصد پر یقین رکھنے والے ملک بھر کے قابل احترام لیڈروں نے اس میں شمولیت اختیار کی اور اسے مضبوط کیا بشمول تمل ناڈو، کرناٹک، تلنگانہ، ہماچل پردیش کے وزرائے اعلیٰ بشمول اکھلیش، جی آج اور پرینکا گاندھی جیسے دیگر سینئر لیڈران۔ یہ پٹنہ کے گاندھی میدان سے ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمہ اور امبیڈکر پارک تک ایک زبردست مارچ کے ساتھ اختتام پذیر ہوگا۔

ہندوستان جاپان کے ساتھ اسٹریجک اہمیت کے شعبوں میں مل کر کام کرنے کو تیار ہے: وزیر اعظم مودی

ٹوکیو/نئی دہلی، 30 اگست (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ ہندوستان سیمی کنڈکٹر جیسے اسٹریجک اہمیت کے حامل شعبوں میں جاپان کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لئے تیار ہے جاپان کے دورے کے دوسرے اور آخری دن ہفتہ کے روز وزیر اعظم مودی نے اپنے جاپانی ہم منصب شگیرو ایشیبا کے ساتھ بلیٹ ٹرین میں سوار ہوکر میاگی صوبے کے سینڈئی شہر میں واقع سیمی کنڈکٹر کے شعبے کی ایک معروف جاپانی کمپنی "ٹوکیو الیکٹران میاگی لمیٹڈ (ٹی ای ایل میاگی)" کا دورہ کیا۔ وزیر اعظم کو عالمی سیمی کنڈکٹر صنعت میں 'ٹی ای ایل' کی اہمیت، اس کی جدید مینوفیکچرنگ صلاحیتوں اور ہندوستان کے ساتھ اس کے مجوزہ اشتراک کے بارے میں تفصیلات فراہم کی گئیں۔ اس فیکٹری کے دورے سے دونوں رہنماؤں کو سیمی کنڈکٹر سپلائی چین، تیاری اور ٹیسٹنگ کے میدان میں تعاون بڑھانے کے مواقع کو عملی طور پر سمجھنے میں مدد ملی۔ سینڈئی کے اس دورے نے ہندوستان کے بڑھتے ہوئے سیمی کنڈکٹر مینوفیکچرنگ کے ماحولیاتی نظام اور سیمی کنڈکٹر ٹیکنالوجی اور آلات میں جاپان کی اعلیٰ مہارت کے درمیان باہمی تعاون کے امکانات کو اجاگر کیا۔ فریقین نے اس شعبے میں تعاون کو مزید مستحکم کرنے، ہند-جاپان سیمی کنڈکٹر سپلائی چین پارٹنرشپ پر مفاہمت نامہ (ایم او یو)، ہند-جاپان صنعتی مسابقتی اشتراک اور اقتصادی سکیورٹی کے تحت جاری تبادلۂ خیال میں شراکت داریوں میں اضافے کے تئیں اپنی عہد بستگی دہرائی۔ وزیر اعظم مودی اور وزیر اعظم اشیبا کے اس مشترکہ دورے نے ہندوستان اور جاپان کے درمیان ایک مضبوط، لچیلی اور قابل بھروسہ سیمی کنڈکٹر سپلائی چین تیار کرنے کے مشترکہ وژن کو بھی نمایاں کیا۔ وزیر اعظم مودی نے اس دورے میں شامل ہونے پر وزیر اعظم ایشیبا کا شکریہ ادا کیا اور اس اہم اسٹریجک شعبے میں جاپان کے ساتھ مل کر کام کرنے کے تئیں ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ وزیر اعظم ایشیبا نے سینڈئی میں وزیر اعظم مودی کے اعزاز میں ظہرانے کا اہتمام بھی کیا۔

مودی نے جاپان کے وزیر اعظم کے ساتھ بلٹ ٹرین میں سفر کیا

ٹوکیو 30 اگست (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے دورہ جاپان کے دوسرے دن ہفتہ کے روز وزیر اعظم شگیرو ایشیبا کے ساتھ بلٹ ٹرین میں سفر کا لطف لیا۔ مسٹر مودی نے جاپان میں اپنی بلٹ ٹرین کی سواری کی تصاویر بھی سوشل میڈیا پر پوسٹ کیں۔ جاپانی وزیر اعظم ایشیبا نے مسٹر مودی کے ساتھ ایک تصویر شیئر کرتے ہوئے لکھا، "وزیر اعظم مودی کے ساتھ سینڈئی کی طرف جارہے ہیں۔ یہ سلسلہ کل رات سے جاری ہے اور میں ان کے ساتھ کار میں ہوں"۔ مسٹر مودی اور جاپانی وزیر اعظم ایشیبا کو بلٹ ٹرین میں سفر کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ وزیر اعظم مودی

اور جاپانی وزیر اعظم دونوں نے بلٹ ٹرین میں جاپان کے سینڈئی شہر کا سفر کیا۔ اس دوران انہوں نے ایسٹ جاپان ریلوے کمپنی میں زیر تربیت ہندوستانی ٹرین ڈرائیوروں سے ملاقات کی۔ بلٹ ٹرین میں سفر کرنے کے بعد وزیر اعظم نے سینڈئی میں ایک سیمی کنڈکٹر فیکٹری کا دورہ کیا۔ اس دورے کے دوران ہندوستان اور جاپان کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں ممالک کے درمیان صنعتی اور خلائی تعاون پر اہم اتفاق رائے ہوا۔

امریکہ سے زیادہ درآمدی محصولات کے باوجود ہندوستان تیزی سے ترقی جاری رکھے گا

نئی دہلی، 30 اگست (یو این آئی) وزیر اعظم کی اقتصادی مشاورتی کونسل کے رکن سنجیو سانیال نے ہفتے کے روز کہا کہ امریکہ میں ہندوستانی مصنوعات پر 50 فیصد درآمدی ڈیوٹی اور دیگر عالمی عوامل ملکی معیشت کے لیے کچھ مسائل کا باعث بن سکتے ہیں، لیکن کاروبار کرنے میں آسانی کو فروغ دینے کے لیے معاشی اصلاحات مستقبل میں ہندوستان کی ترقی کو برقرار رکھیں گی۔ مسٹر سانیال نے رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں توقع سے بہتر جی ڈی پی نمو پر یو این آئی سے بات کرتے ہوئے کہا، 2025-26 کی پہلی سہ ماہی کے لیے، جی ڈی پی کی نمو کا 8.7 فیصد کا تخمینہ ظاہر کرتا ہے کہ ہندوستانی معیشت دنیا کی سب سے تیزی سے بڑھتی ہوئی بڑی معیشت کے طور پر مضبوط رفتار کو برقرار رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ امریکی درآمدی محصولات اور عالمی معیشت میں اتھل پتھل یقینی طور پر مستقبل میں ہندوستان کے لیے کچھ مسائل کا باعث بنے گی۔ تاہم، کم افراط زر، تجارت کا مضبوط توازن اور مالیاتی نظام میں مناسب سرمایہ کے ساتھ، پالیسی سازوں کے پاس پالیسیوں کے صحیح امتزاج کو شامل کرکے کسی بھی بیرونی جھٹکے سے نمٹنے کے لیے کافی گنجائش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں معاشی اصلاحات پر زور دینا ہوگا جس سے مستقبل میں ترقی کو برقرار رکھنے کے لیے کاروبار کرنا آسان ہو اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ ہم پریشان نہ ہوں۔ 29 اگست کو قومی شماریاتی دفتر کے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق، رواں مالی سال 2025-26 کی پہلی سہ ماہی میں ملک کی جی ڈی پی کی شرح نمو 8.7 فیصد ہوگئی۔ 2024-25 کی پہلی سہ ماہی میں یہ شرح 6.5 فیصد تھی۔ اس میں زراعت اور خدمات کے شعبے کا تعاون اہم تھا زراعت، مویشی پروری، جنگلات اور ماہی گیری نے رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں 3.7 فیصد کی شرح نمو ریکارڈ کی جو ایک سال قبل 1.5 فیصد تھی۔ فنانس، رئیل اسٹیٹ اور پروفیشنل سروسز 6.6 فیصد سے بڑھ کر 9.5 فیصد ہوگئیں۔ تجارت، ہوٹلوں، ٹرانسپورٹ، مواصلات اور نشریات سے متعلق خدمات کی شرح نمو ایک سال قبل 5.4 فیصد کے مقابلے میں 8.6 فیصد رہی۔